Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 شمارہ:9

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

5 ذوالحجہ 1421 ہجری یکم امان 1380 ہش یکم مارچ 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 24 فروری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دنیا بھر میں ہونے والی مجالس مشاورت کو زریں ہدایات فرمائیں۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ۔

مسجد احمدیہ انگلستان کیلئے ۵ ملین پونڈ چندہ کی مبارک تحریک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب سابق اپنی جانب سے کل تحریک کا دسواں حصہ دینے کا اعلان فرمایا

ہماری مسجد انگلستان کی سب سے بڑی مسجد بنے گی کسی اور مسجد میں نمازیوں کی اتنی گنجائش نہیں ہوسکتی جتنی ہماری مسجد میں مہیا کی گئی ہے

تجسس غیبت اور بدظنی کی اخلاقی بیماریوں سے بچنے کی ایمان افروز نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶/ فروری ۲۰۰۱ء بمقام مسجد فضل لنڈن

قادیان ۲۴فروری آج سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (الحجرات آیت ۱۳)

پھر حضور نے اس کا سادہ ترجمہ پیش فرمایا۔ اور فرمایا اسی آیت کریمہ سے تعلق رکھتی ہوئی یہ حدیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ عرض کیا گیا کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں پائی جاتی ہو تو اس صورت میں آپ کا کیا خیال ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بات جو تو کہہ رہا ہے اس میں پائی جاتی ہے تو تو نے اس کی غیبت کی ہے اگر اس میں نہیں پائی جاتی تو تو نے اس پر بہتان باندھا ہے۔ فرمایا غیبت سے یہ مراد نہیں کہ جھوٹی بات کرنا بلکہ جو بات سچی ہو وہ بھی پیٹھ پیچھے بیان کرنا غیبت ہے۔ ایک حدیث حضور نے ترمذی ابواب البر والصلۃ سے یہ بیان فرمائی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر باواز بلند فرمایا کہ اے لوگو تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ ایک اور حدیث حضور نے حضرت اسماء بنت یزید سے مروی یہ بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں دوستوں پیاروں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں نیک پاک لوگوں کو تکلیف مشقت فساد ہلاکت اور گناہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مختصر حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔ ایک حدیث حضور نے حضرت قیس سے مروی بیان فرمائی کہ حضرت حنبل بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ آپ کا ایک مردہ خچر کے پاس سے گزر ہوا جس کا پیٹ پھول چکا تھا آپ نے کہا بخدا تم میں سے اگر کوئی یہ مردار پیٹ بھر کر کھالے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے یعنی اس کی چغلی کرے اس تعلق میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ملفوظات پیش فرمائے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

"بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کی اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو پاکیزگی اور راستبازی ان کو سکھاؤ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا۔ اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بیکار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا چاہئے تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے۔ بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اُٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آرہی ہے پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے اور اگر نہ مانے تو اس کیلئے دُعا کرے اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضا و قدر کا معاملہ سمجھے جب خدا تعالیٰ نے ان کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھکر سر دست جوش نہ دکھلاؤ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کیلئے وہ پوری کوشش کرتا ہے ایسا ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دُعا بھی کی جاوے دُعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دُعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم ۴۰ دن اس کیلئے رو رو کر دُعا کی ہو۔ سعدی کے قول کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں بھی ہوتا اور پھر بھی شور کرتا پھرتا ہے۔ ایک عورت نے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے) کسی اور عورت کا گلہ کیا آپ نے فرمایا دیکھو یہ بہت بری بات ہے جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں اسلئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے کہ بے فکری سے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں اور اگر ایسا موقعہ ملے بھی تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں جو بیٹھ کر کرتے رہتے ہیں لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے اسلئے سارے دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ (حضور انور نے فرمایا۔ یہ بیماری عموماً عورتوں میں ہوتی ہے مگر بعض علاقوں کے مردوں میں بھی پائی جاتی ہے...) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں بچا

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ظلم وستم کیلئے غلیظ بہانے!

پاکستان کے سیاسی ملاؤں کی یہ عادت رہی ہے کہ جب بھی وہ پاکستان میں معصوم احمدیوں پر ظلم وستم کا بازار گرم کرنا چاہتے ہیں تو پہلے چپکے سے جھوٹ اور دجل سے بھرا ہوا ایک سیاسی شعشہ چھوڑ دیتے ہیں جس میں اس فرضی خدشے کا اظہار کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ پاکستان کو"احمدیہ سٹیٹ" بنانا چاہتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کیلئے اندر ہی اندر جماعت کی طرف سے سیاسی توڑ پھوڑ جاری ہے اور کہ جماعت کی اس کوشش سے اسلام کو شدید خطرہ لاحق ہے لہٰذا اسلام کا درد رکھنے والے مسلمانوں کو جذبۂ جہاد سے لبریز ہو کر گلیوں اور بازاروں میں ''قادیانیوں'' کے خلاف کود پڑنا چاہئے۔

چنانچہ پاکستان میں سیاسی ملاؤں نے جب ۱۹۵۳ء میں اینٹی احمدیہ موومنٹ کو چلانا چاہا تو پاکستانی اخباروں میں نہایت زور شور سے یہ اعلان ہوا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد (یعنی سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ جو ۱۹۱۴ء سے ۱۹۶۵ء تک مسند خلافت پر متمکن رہے) پاکستان کو قادیانی سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں چنانچہ پاکستان کے روزنامہ ''جنگ'' کے"امتناع قادیانیت" ایڈیشن میں ۷ ستمبر ۱۹۹۶ء کو مفتی جمیل خان نے ایک مضمون لکھا جس میں ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ڈھائے جانے والے بہیمانہ مظالم کا پس منظر یوں بیان کیا ہے۔

''۱۹۵۲ء میں مرزا بشیر الدین قادیانیوں کا تیسرا پیشوا [1] نے اعلان کیا کہ ۵۲ء میں پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنا دیا جائے گا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے دسمبر کی آخری رات ۱۲ بجے جب یکم جنوری ۱۹۵۳ء کا آغاز ہوا تھا اعلان کیا کہ مرزا بشیر الدین جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں اسی طرح تیرا اعلان کہ ۵۲ء میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ ہوگا غلط ثابت ہوگا''۔

گویا خود ہی بیان دے دیا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اعلان کر دیا ہے کہ ۱۹۵۲ء میں پاکستان قادیانی سٹیٹ ہوگا اور پھر خود ہی اس خود ساختہ مفروضہ پیشگوئی کے بارے میں کہہ دیا کہ یہ غلط ثابت ہوگی۔

پھر یہی مضمون نگار پاکستان کے سیاسی مولویوں کی ۱۹۷۴ء کی سیاہ تاریخ کا ذکر کرتا ہے جس میں احمدیوں پر انتہائی خوفناک اور بہیمانہ مظالم ڈھائے گئے تھے۔ احمدیوں کو قتل کیا گیا تھا ان کی جائیدادیں لوٹی گئیں تھیں اور ہر طرح ہراساں کیا گیا تھا اس وقت مولویوں کا یہ سیاسی اعلان تھا کہ۔

''۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے ذہن میں دوبارہ پاکستانی حکومت پر قبضہ کرنے کا خواب اُبھرا کیونکہ اس وقت فضائیہ کا سربراہ قادیانی مقرر ہوا آرمی فوج میں جنرل ضیاء الحق کے علاوہ اٹھارہ قادیانی جرنیل تھے اس دوران یہ واقعہ پیش آیا کہ فضائیہ کے جہازوں نے قادیانیوں کے سالانہ جلسہ ربوہ کے موقع پر سلامی دی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کا سختی سے نوٹس لیا۔'' (جنگ کراچی ۷ ستمبر ۱۹۹۶ء)

گویا تشدد و مخالفت کا بہانہ ہاتھ آنے کیلئے ۱۹۷۴ء میں بھی وہی ۱۹۵۲ء والا سیاسی ہتھکنڈہ استعمال کیا گیا کہ قادیانیوں کے ذہنوں میں حکومت ہتھیانے کا ۱۹۵۲ء والا وہی پرانا خیال جاگ گیا تھا ان کو فوج میں طاقت حاصل تھی اور مزید جھوٹ یہ گھڑا کہ ان کے جلسہ میں فوجی جہاز سلامی دیتے تھے ایسے اشتعال انگیز بیانات کے بعد پاکستان میں پھر اسلام کے نام پر احمدیوں کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا ہوا۔ ۱۹۵۳ء میں اور پھر ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کے قتل کے فتوے دیکر ان پر عملی جامہ پہنایا گیا۔ سادہ لوح مسلمانوں کو احمدیوں کے قتل کے معاوضہ میں جنت کی ٹکٹیں تقسیم کی گئیں یہ وہ دور تھا جس میں ذوالفقار علی بھٹو خود کو بنگلہ دیش بنانے کے ''جرم'' سے آزاد کرانا چاہتے تھے جبکہ پورے ملک میں ان کے خلاف ایک عام لہر چل چکی تھی کہ انہوں نے اپنی کرسی اور اَنا کی خاطر نقشہ عالم پر بنگلہ دیش کو وجود بخشا ہے اور جس کے واضح ثبوت اس وقت جسٹس حمود الرحمٰن کی رپورٹ میں درج کئے گئے تھے اس پر بھٹو اور اس کے سیاسی ملاؤں نے اپنے خلاف چلتی لہر کو جماعت احمدیہ کی طرف یہ کہہ کر موڑ دیا کہ احمدی تو رہے سہے پاکستان کو بھی ہتھیانا چاہتے ہیں اور اس طرح انہوں نے نہایت چالبازی سے اپنی مخالفت کو جماعت احمدیہ کی طرف موڑ دیا۔

اس کے بعد آیا ضیاء الحق کا بدنام اور گمراہ کن زمانہ اس نے بھی اپنی فوجی کرسی کو ہمیشہ کیلئے مضبوط کرنے کیلئے ڈرگز کلچر اور ہتھیاروں کے فروغ کے ساتھ اینٹی احمدیہ موومنٹ کا سہارا لیا، احمدیوں کے خلاف ظالمانہ صدارتی آرڈی نینس جاری کئے ان کی شخصی و مذہبی آزادی کے بنیادی حقوق سلب کئے اخبارات و اجلاسات پر پابندیاں لگا دیں اور احمدیوں کے قتل کی خاطر تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵۔سی۔ کا اضافہ کر کے توہین رسالت قانون بنایا۔ ضیاء الحق کی عبرت ناک ہلاکت کے بعد اس کے باقیات کا دور آیا جس میں برائے نام پاکستان میں جمہوری حکومتوں کا آغاز ہوا۔ جو دور بمشکل بارہ سال تک چل سکا، اور کھینچا تانی فرقہ وارانہ ہلاکتوں کرپشن اور سخت قسم کی اقتصادی بدحالی کے درمیان نواز شریف کی حکومت کو چلتا کر کے جنرل پرویز مشرف پاکستان کا حاکم بنا جس نے پہلے تو پاکستان کی بکاؤ عدلیہ کے ذریعہ نواز شریف کو قتل و کرپشن کے الزامات میں پھنسا کر اسے جیل کی ہوا کھلائی اور پھر اُسے پاکستان سے جلاوطن ہونے کیلئے مجبور کیا

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

[1] نقل مطابق اصل حضور دوسرے خلیفہ تھے

''اسلامی دہشت گردی''۔ اصل حقیقت کیا ہے؟

(۹)

گزشتہ گفتگو میں ہم قرآن و حدیث کے پختہ ثبوتوں کے ذریعہ واضح کر آئے ہیں کہ آج کے دور میں صرف اور صرف قرآن مجید ہی وہ الہامی کتاب ہے جو قبول مذہب میں جبر کو ناجائز قرار دیتی ہے۔ قرآن مجید ہر انسان کو اجازت دیتا ہے کہ وہ جب چاہے اسلام میں داخل ہو جائے اور جب چاہے اسلام کو چھوڑ دے اس دنیا میں اس کی کوئی سزا نہیں ہے۔

لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ دیگر مذاہب کی نقل میں مسلم علماء وفقہاء نے بھی نہ صرف اسلام میں جبر کو تسلیم کر لیا ہے بلکہ اسلام قبول کر کے اُسے چھوڑنے والے کیلئے قتل کی سزا تجویز کر دی ہے۔ ہم اس مضمون کی قسط ۵ اور قسط ٦ میں دیوبندی اور جماعت اسلامی کے ایسے ہی گمراہ کن خیالات وعقائد ان کی کتب کے حوالوں سے پیش کر چکے ہیں۔ دیوبندیوں کے مجدد الملت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں۔

''جہاد اسلام کے غلبہ کیلئے ہے کیونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حق دوسرے کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہو سکتا'' (اسلامی حکومت و دستور مملکت صفحہ ۴٦۵)

پس دیوبندیوں کے نزدیک تبلیغ اسلام کیلئے جہاد نہایت ضروری ہے اور جماعت اسلامی کے لیڈر ابوالاعلیٰ مودودی کے نزدیک تو نعوذ باللہ من ذلک آنحضرت ﷺ کی وعظ و نصیحت نے بھی عربوں پر وہ اثر نہیں دکھایا جو کہ آپ کی تلوار نے دکھایا تھا بقول مودودی صاحب جب آنحضرت ﷺ نے تلوار پکڑی تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی وشرارت کا زنگ چھوٹنے لگا۔

آنحضرت ﷺ کی جہاد بالسیف کے ذریعہ تاثیر و جذب اور اسی جہاد کے ذریعہ غیر مسلموں کے زنگ دھل جانے کا گمراہ کن خیال اور پھر غلبہ اسلام کیلئے وہابی و دیوبندی خواہش جہاد نے اسلام کو ایسے بھیانک مذہب میں تبدیل کر دیا جس کے ایک ہاتھ میں تلوار ہے اور دوسرے ہاتھ میں قرآن ہے اور پھر اس پر بس نہیں ان کے نزدیک قبول اسلام کا یہ بھی ایک لازمی جز ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ اسلام قبول کر لے تو پھر اس کو کبھی بھی اسلام سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ گویا نہ چاہتے ہوئے بھی اُسے بالجبر اسلام کے اندر منافق بن کر رہنا ہوگا۔ کیونکہ جب بھی وہ کسی وجہ سے اسلام کو چھوڑنا چاہے گا تو اُسے صرف تین دن تک توبہ کرنے کی مہلت دی جائے گی۔ اور اس کے شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن اگر وہ چوتھے دن بھی یہی کہے کہ اس کے شبہات اسلام کے متعلق دور نہیں ہوئے اور یہ کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کسی اور اپنے من پسند مذہب میں لوٹنا چاہتا ہے تو ایسے شخص کی سزا یہ ہے کہ اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔

آج کے علماءِ اسلام غلبہ اسلام کی اس خواہش اور اپنے خود ساختہ عقائد کے ساتھ اس دور میں امام مہدی کا نزول چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے امام مہدی کے منتظر ہیں جو اپنی تلوار کی چمک اور جہاد بالسیف کے عالمگیر کارناموں کے ذریعہ مسلمانوں کو پورے عالم پر غالب کرے گا اور اس کے لئے نہ صرف کافروں کو لوٹے گا اور ان کی دولتوں پر قابض ہوگا بلکہ اپنے اس مقصد کی تکمیل کیلئے خون کی ندیاں بہا دے گا چنانچہ آنحضرت ﷺ کی احادیث کو ظاہری معنیٰ پہناتے ہوئے ان علماء نے لکھا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا کام ہی یہ ہوگا کہ وہ سانس لیں گے اور اُن کی سانس سے کافر مرتے چلے جائیں گے اور اُن کی سانس وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی حالانکہ اس حدیث کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کے انفاس روحانیہ اور دلائل واضحہ کے نتیجہ میں روحانی طور پر کفر کو موت آتی جائے گی بڑی تیزی سے اسلام پھیلنا شروع ہو جائے گا اس واضح مطلب سے انکار کرتے ہوئے علماء اسلام نے اپنی آرزوؤں کے مطابق ایک ایسے خونی مہدی کا عقیدہ پلے سے باندھ لیا جو تمام دنیا میں کفار کے خون کی ندیاں بہا دے گا گویا ان کو بغیر دلائل سمجھائے اور ان کا سدھار کئے بغیر اس کا کام صرف اور صرف قتل و غارت ہوگا۔

پس یہ ایک ایسی خطرناک کڑی ہے کہ پہلے غلبہ اسلام کی خواہش کے نتیجہ میں جہاد اور پھر جہاد کے عقیدہ سے قتل مرتد اور پھر اس کے بعد خونی مہدی کی آمد جس کا شدت سے انتظار ہے ان سب عوامل نے مل جل کر مسلمانوں کو آج کے اس دور میں خونخوار بنا کر رکھ دیا ہے جس کی وجہ سے ان کے اندر غیر مسلموں سے ہمدردی اور رواداری مفقود ہو کر رہ گئی ہے چنانچہ آج کے دور میں غیر مسلموں کے متعلق جو دیوبندی و بریلوی تعلیم ہے اس کے کسی قدر نمونے ذیل میں پیش کرتے ہیں دیوبندی مسلک کے ''حکیم الامت مجدد الملت اشرف علی تھانوی غیر مسلموں کے متعلق تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''(کفار سے) مدارات جائز ہے لیکن رفع ضرر (یعنی نقصان سے بچنے کیلئے) دوسرے اگر کافر کی ہدایت کی اُمید ہو تیسرے حربی کفار سے ہمدردی جائز نہیں''

(بیان القرآن ملخص صفحہ ۱۰ ال عمران بحوالہ اسلامی حکومت و دستور مملکت صفحہ ۵۷۰)

☆۔ ''مسجد بنانے کیلئے کفار سے تو چندہ لے لیا جائے لیکن اُن کو مندر کیلئے چندہ نہ دیا جائے (الافاضات الیومیہ صفحہ ۸۹۔ جلد ۲)

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہوتا

مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ اسلام کی ترقی کے لئے مالوں کو خرچ کرو۔

وقف جدیدکے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان۔ سال گزشتہ میں وقف جدید کے میدان میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے امریکہ اول ، پاکستان دوم اور جرمنی تیسرے نمبر پر آئے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- مورخہ ۵/ جنوری ۲۰۰۱ء بمطابق ۵/ صلح ۱۳۸۰ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ. فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ﴾ ۔(سورۃ الحدید آیت ۸)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خرچ کرو اس میں سے جس میں اس نے تمہیں جانشین بنایا۔ پس تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

اسی انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں مَیں نے کچھ حدیثیں اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات جمع کئے ہیں یہ اس لئے کہ آج وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہونا ہے۔ اس لئے آیات بھی وہی ہیں جن کا انفاق فی سبیل اللہ سے تعلق ہے، اقتباسات بھی وہی ہیں جن کا انفاق فی سبیل اللہ سے تعلق ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی بھی دن لوگوں پر ایسا نہیں چڑھتا کہ جس میں دو فرشتے ندا اترتے ہوں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو مزید دے جبکہ دوسرا کہتا ہے اے اللہ تو روک رکھنے والے کو بربادی دے کیونکہ جو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، روک رکھتے ہیں، ان کے مال برباد کر دے۔

ایک روایت بخاری کتاب الزکوٰۃ سے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تھے ۔ ہم میں سے بعض بازار چلے جاتے اور بار برداری اور مُد (یعنی ماپنے کا پیمانہ) کے برابر کماتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور اس کے نتیجہ میں آج یہ حال ہے کہ ان لوگوں میں سے بعضوں کے پاس لاکھوں ہے۔ تو اللہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کو صرف آخرت میں نہیں، اس دنیا میں بھی جزا عطا فرماتا ہے اور یہ تو ہم نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اموال میں اس دنیا میں بہت برکت پڑتی ہے۔

اپنے فارسی منظوم کلام میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ اس کا ترجمہ پیش ہے:

"اگر اسلام کی تائید میں تم اپنی سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے اپنے لئے بھی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جاتا ہے۔ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے انصار کی طرف دیکھو کہ کس طرح انہوں نے کام کیا تا کہ تمہیں پتہ لگے کہ دین کی مدد کرنے سے دولت کا منبع پیدا ہو جاتا ہے"۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

"یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"۔

(مجموعہ اشتہارات)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ پس اس ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اسلئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳)

اب ان اقتباسات کے بعد وقف جدید کے چند کوائف مختصر پیش کر کے تو پھر نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

۲۷/ دسمبر ۱۹۵۷ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے وقف جدید کی تحریک جاری فرمائی۔ احمدی بچوں کے دلوں میں اس تحریک کی محبت بچپن سے ہی پیدا کرنے کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء میں وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔ پہلے یہ تحریک پاکستان اور ہندوستان تک ہی محدود تھی۔ مَیں ضمناً بتا دیتا ہوں کہ وقف جدید کا سب سے پہلا نام ممبر کے طور پر میرا تھا یعنی حضرت مصلح موعودؓ نے میرا نام نمبر ایک پر رکھا تھا۔ پھر شاید حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر دو نمبر پر لیکن جہاں تک وقف جدید کی مجلس کی صدارت کا تعلق ہے ہمیشہ تا حیات حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ہی رہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۹۶۶ء میں وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔

پہلے یہ تحریک پاکستان اور ہندوستان تک ہی محدود تھی پھر مَیں نے یعنی اس خاکسار نے ۲۵/ دسمبر ۱۹۸۵ء کو یہ تحریک پوری دنیا تک وسیع کر دی اور اب دنیا کے ایک سو سات ممالک میں یہ تحریک جاری ہو چکی ہے۔ ۳۱/ دسمبر ۲۰۰۰ء کو وقف جدید کا تینتالیسواں (۴۳واں) سال اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اختتام پذیر ہوا اور یکم جنوری ۲۰۰۱ء سے ہم وقف جدید کے چوالیسویں (۴۴ویں) سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ جو سال اختتام پذیر ہوا ہے یہ صدی کا آخری سال تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس سال جماعت احمدیہ کو وقف جدید کے میدان میں نمایاں قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ رپورٹوں کے مطابق کل

وصولی بارہ لاکھ ۵۱ ہزار ۷۸۲ پاؤنڈ ہے یعنی روپوؤں کو جب پاؤنڈوں میں تبدیل کر لیا جائے مارکس وغیرہ کو بھی تو پھر یہ بنتی ہے۔ ۱۲۵۱۷۸۲ پاؤنڈ ہے جو کہ گزشتہ سال کی وصولی کے مقابل پر ایک لاکھ ستہتر ہزار (۱۷۷،۰۰۰) پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔

امریکہ کی جماعت کو بھی حسب سابق وقف جدید میں دنیا بھر میں اول آنے کی توفیق عطا فرمائی گئی ہے۔ ساری دنیا کی جماعتوں میں امریکہ کی جماعت وقف جدید کے چندہ میں اوّل ہے۔ اس کے بعد نمبر دو پاکستان باوجود اس کے کہ آج کل بڑے سخت مالی حالات سے گزر رہا ہے پھر بھی اس سال ٹارگٹ سے بڑھ کر ادائیگی کی توفیق پائی اور اپنی دوسری پوزیشن کو قائم رکھا۔ جرمنی حسب سابق تیسرے نمبر پر ہے اور انگلستان حسب سابق چوتھے نمبر پر اور کینیڈا پانچویں نمبر پر۔

جہاں تک وقف جدید کے چندہ کا تعلق ہے اس سے بہت زیادہ اہم یہ امر ہے کہ مجاہدین کی تعداد زیادہ بڑھے کیونکہ جن لوگوں کو خصوصاً نومبائعین کو شروع سے ہی طوعی چندوں کی توفیق عطا ہوتی ہے وہ پھر آگے بہت بڑھ بڑھ کر، دل کھول کر چندہ دینے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ مجاہدین کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو لاکھ اٹھانوے ہزار سے تجاوز کر چکی ہے اور گزشتہ سال کے مقابل پر اس میں اکتیس ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ تعداد میں اضافہ ہندوستان میں زیادہ ہوا ہے۔ امسال انہوں نے چودہ ہزار سات سو انتیس (۱۴،۷۲۹) نئے مجاہدین بنائے ہیں اور ۱۴،۷۲۹ میں سے اکثر جو نئے مجاہدین ہیں وہ نئے احمدی ہوتے ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ۔

چندہ بالغان میں پاکستان کی جماعتوں میں اوّل کراچی، دوئم ربوہ اور سوئم لاہور ہیں اور چندہ دفتر اطفال میں یہ بالکل الٹ جاتا ہے معاملہ۔ بالغان میں اوّل کراچی، دوئم ربوہ اور سوم لاہور ہیں۔ دفتر اطفال میں اوّل ربوہ، دوئم لاہور اور سوئم کراچی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان مختصر کوائف کے بعد میں وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

(خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے گرم پانی کا گھونٹ لیتے ہوئے فرمایا: مجھے جو دوائی علاج کے لئے مل رہی ہے، اس کے ساتھ منہ کی خشکی بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ ویسے میرے منہ کی خشکی نہیں ہے، یہ دوا کا اثر ہے)۔

ایمان افروز باتیں

گذشتہ دو سال سے خاکسار کو جماعت احمدیہ ریل ماجرا پنجاب میں بطور معلم خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ جب خاکسار وہاں گیا تو اس وقت ریل ماجرا میں شدید مخالفت تھی۔ گاؤں والے ہندو بھائیوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ یہ لوگ انتہا پسند ہیں اور پاکستان کے جاسوس ہیں۔ اس وجہ سے مسجد کی تعمیر میں سخت روکاوٹیں ڈالیں۔ جس وقت مسجد تعمیر ہو رہی تھی روپڑ کے مولوی صاحبان نے بھی مسجد کی تعمیر روکنے کی بہت کوششیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے ناپاک اِرادوں کو ناکام و نامراد بنایا۔ اللہ کے فضل اور حضورِ پُر نور کی دُعاؤں سے مسجد تعمیر ہوئی۔ وہاں ہومیو پیتھی علاج معالجہ کا کام بھی محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران صوبہ پنجاب و ہماچل نے شروع کروایا اور ہدایت دی کہ علاج مُفت کیا جائے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے خاص برکت عطا کی وہاں کے نومبائعین اور ہندو بھائیوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

نومبائعین میں سے ایک گھر ریل ماجرہ میں مسجد سے کافی فاصلہ پر ہے۔ ہماری مخالفت پر اُتر آیا۔ انہوں نے ہمارے خلاف مالیر کوٹلہ کے مولویوں کو جو کہ ہمارے سخت مخالف ہیں لا کر ایک الگ مسجد بنانے کا پروگرام بنایا اور اپنی طرف سے مسجد کیلئے زمین بھی دینے کا وعدہ کیا۔ اور سارے ریل ماجرہ والوں سے مل مل کر یہ بات عام کی کہ میرا پورا گھر جماعت احمدیہ کے خلاف ہے اور ہم ایک مسجد ان کے مقابل تعمیر کر کے رہیں گے۔ اور ایک مخالف مولوی کو بھی وہاں پر مقرر کر دیا لیکن وہ مولوی ایک ماہ کے اندر وہاں سے بھاگ گیا۔ ابھی یہ ہماری مخالفت سے باز نہیں آئے تھے کہ ان کا بیٹا جو کہ ڈرائیور تھا ایک حادثے کا شکار ہو گیا جس کی وجہ سے اس کا ایک ہاتھ کندھے سے بالکل الگ ہو گیا یہ خبر سُن کر ہماری جماعت کی طرف سے محترم نصیر احمد صاحب بھٹی اور محترم محمود احمد صاحب خادم اور محترم عزیز احمد صاحب طاہر اور خاکسار شفیع احمد غوری معلم ریل ماجرہ پی جی آئی چنڈیگوھ ہسپتال جاکر ان کے اس صدمہ میں شامل ہوئے۔ اور محترم عزیز احمد صاحب طاہر اور محترم محمود احمد صاحب خادم نے برملا اُن سے کہا کہ آپ کو ہماری کسی قسم کی خدمت کی بھی ضرورت پیش آئے تو ضرور کہنا ہم حاضر ہیں اور اس ٹیلیفون نمبر پر ہم سے رابطہ کریں۔ اللہ آپ کے بیٹے کو جلد شفا دے۔

اس واقعہ کے بعد اُس لڑکے کے ماں باپ اور رشتہ دار سارے لوگوں کے دلوں میں جماعت کی سچائی بیٹھ گئی۔ اس کے بعد وہ سب گھر والے ہمارے قریب ہوگئے۔ اس رمضان المبارک میں خاکسار اُن کے کہنے پر ہر روز اُن کے مکان میں قرآن پاک کی تلاوت اور اُس کا ترجمہ سناتا رہا۔ انہوں نے نماز عید ہمارے ساتھ ادا کی۔ اور اُن کا بیٹا جس کا بازو کٹ گیا وہ اکثر اوقات مسجد میں آکر نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومبائعین کو ایمان و عمل کی دولت سے نوازے اور احمدیت کو دِن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ آمین (شفیع احمد غوری معلم وقف جدید بیرون)

عید ملن پارٹی جماعت احمدیہ کوریل

مورخہ ۲۸ر دسمبر کو بعد دوپہر بچوں کی عید ملن پارٹی ہوئی۔ پروگرام کا آغاز مکرم مولوی فیروز الدین صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب نے نظم پیش کی۔ خاکسار نے حضورِ پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کیمطابق عید منانے کی تلقین کی۔ اس کے بعد بچوں کی مختلف کھیلوں کے مقابلے شروع ہوئے وقفے کے دوران بچے نظم خوانی اور تلاوت کلام پاک کے مقابلوں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ خدام کے بھی کئی دلچسپ مقابلے ہوئے۔ غیر از جماعت بچے بھی اس پروگرام میں شریک ہوئے اور پروگرام کو پسند کیا۔ آخر پر بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (شفیق احمد نائک)

تربیتی اجلاس

۲۵-۱۲-۲۰۰۰ کو جماعت احمدیہ چک ڈی سنڈ کی مسجد میں تربیتی اجلاس رات ۹ بجے منعقد ہوا۔ اجلاس میں چک ایمرچھ کے احباب نے بھی شرکت کی اجلاس کی صدارت محمد اقبال صاحب نے کی۔ مکرم خالد محمود صاحب کی تلاوت اور عزیز پرنس رضوان کی نظم خوانی کے بعد مکرم مزمل آفتاب صاحب، بشیر احمد لون صاحب، محمد مقبول صاحب معلم وقف جدید، آفتاب رشید صاحب نے تقریر کی جبکہ ہارون رشید صاحب، نسیم احمد شیخ صاحب، خالد محمود صاحب، شیخ محمد رئیس صاحب نے نظم پڑھی، صدارتی خطاب کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ (بشارت احمد لون قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ڈی سنڈ)

خانپور ضلع امرتسر میں عید الفطر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کے نتیجہ میں یہاں کے لوگ اسلامی طور طریق کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس بار جماعت کے تمام افراد نے نماز عید ادا کی اور اس طرح گرد و نواح سے بھی کچھ مسلمان عید کی نماز میں شامل ہوئے۔ جن کی تعداد تقریباً ۵۰-۶۰ تھی۔ اس کے علاوہ گاؤں کے بیشتر غیر مسلم دوستوں نے ہمارے ساتھ عید کی خوشی میں شامل ہو کر پیار و محبت اخوت اور بھائی چارے کا ثبوت دیا اس مبارک موقعہ پر محترم رمضان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور نے تمام شمولیت کرنے والے احباب کو پلاؤ اور زردہ کھلایا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دور رس نیک اثرات ظاہر فرمائے۔ آمین (عزیز احمد اسلم مبلغ سلسلہ)

دھڑے والی اور خانپور (پنجاب) میں رمضان المبارک کے لیل و نہار اور نماز عید

اللہ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ دھڑے والی اور جماعت احمدیہ خانپور میں ماہ رمضان میں نماز باجماعت اور درس و تدریس کا انتظام کیا گیا تھا دونوں مقامات پر خاکسار نثار احمد ڈار اور مکرم مولوی عزیز احمد اسلم مبلغ سلسلہ نماز باجماعت اور درس و تدریس کا کام انجام دیتے رہے اور جماعت کے افراد نے ذوق و شوق سے اس ماہ میں ذکر الٰہی میں دن گذارے۔ ان ایام میں بچوں کو دینیات کی تعلیم دی جاتی رہی جبکہ نماز تراویح کا بھی باقاعدہ انتظام کیا گیا۔

عید الفطر کی نماز:- مورخہ ۲۸ر دسمبر کو دونوں مقامات پر عید کی نماز ادا کی گئی جس میں نومبائعین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دھڑے والی میں خاکسار نے جبکہ خانپور میں مکرم مولوی عزیز اسلم نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا خطبہ عید کے معاًبعد دُعا کرائی گئی۔ مسجد کے صحن میں ہی لنگر کا انتظام کیا گیا تھا احباب کو کھانا کھلایا گیا۔

میکے گاؤں میں عید ملن پارٹی اور غیر احمدی مولویوں کی مخالفت:- نماز عید کے بعد میکے والے خاکسار اور صدر جماعت کو بھی عید ملن پارٹی میں بلا کر لے گئے وہاں غیر از جماعت دوستوں کی بھی کثیر تعداد موجود تھی اتنے میں وہاں وقف بورڈ کے دو مولوی بھی آپہنچے وہ احمدیوں کی مخالفت کرنے لگے ہم لوگوں نے انہیں عید مبارک اور سلام وغیرہ کہا تو انہوں نے جواب نہ دیا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ نومبائعین کو قادیانیوں کے خلاف بھڑکایا جائے لیکن معاملہ الٹ ہو گیا نومبائعین کو جوں ہی ان کی ان حرکتوں کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کے خلاف کچھ بھی سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ وہ لوگ تم سے اچھے ہیں تم لوگ خراب ہو۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کو استقامت عطا کرے۔ اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین (نثار احمد ڈار معلم

جماعت احمدیہ میں
نظام شوریٰ

(چوہدری حمید اللہ ۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

"مجالس شوریٰ خلافت کے بعد جماعت احمدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں"۔ "خلافت اور شوریٰ .... دینی نظام کی جان ان دو چیزوں میں ہے"۔

اگلے چند ماہ کے دوران دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی مجالس مشاورت منعقد ہوتی ہیں ۔ شوریٰ کی اہمیت ،اس کے قواعد و ضوابط ،ا س کا طریق اور اس کے آداب اور اس کی اعلیٰ اسلامی روایات ا ور نمائندگان شوریٰ کے فرائض وغیرہ بہت سے اہم امور سے متعلق مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے قرآن مجید ، احادیث نبویہ ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کرام کے پاک نمونے اور آپ کے ارشادات و ہدایات پرمشتمل ایک مختصر اور جامع مضمون مرتب فرمایا ہے جو ہم احباب جماعت کے استفادہ کے لئے شائع کرنے کی توفیق و سعادت پا رہے ہیں

ہمیں امید ہے کہ احباب جماعت اور بالخصوص عہدیداران اور نمائندگان شوریٰ نہ صرف یہ کہ پورے غور اور توجہ سے ان ہدایات و ارشادات کا مطالعہ کریں گے بلکہ انہیں اپنے دل میں جگہ دیں گے اور ہمیشہ دلی خلوص کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کی سعی فرمائیں گے ۔ وباللہ التوفیق۔ (ادارہ)

قرآن کریم نے اسلامی نظام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول باہمی مشورہ کا بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے:

۱۔﴿وَاَمۡرُهُمۡ شُوۡرٰى بَيۡنَهُمۡ﴾(الشوریٰ:۳۹)

"یعنی ان کا طریق یہ ہے کہ اپنے ہر معاملہ کو باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں"۔(تفسیر صغیر)

۲۔﴿فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ ۚ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانْفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ ۖ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ وَشَاوِرۡهُمۡ فِى الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَكِّلِيۡنَ﴾(آل عمران:۱۶۰)

"یعنی، پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا۔اور اگر تو تُند خُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دُور بھاگ جاتے۔ پس ان سے دَرگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تُو (کوئی) فیصلہ کرلے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

☆......☆......☆

احادیث نبوی میں بھی مشورہ کے اصول کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

۱۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

"مَا رَاَيۡتُ اَحَدًا اَكۡثَرَ مَشُوۡرَةً لِاَصۡحَابِهٖ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ"۔

(ترمذی کتاب الجہاد باب ما جاء فی المشورۃ)

یعنی میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کیا بسا اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے متعلق قرآن کریم یا آپ کی سنت سے علم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا:

"اِجۡمَعُوۡا لَهُ الۡعَابِدِيۡنَ مِنۡ اُمَّتِيۡ وَاجۡعَلُوۡهُ بَيۡنَكُمۡ شُوۡرٰى وَلَا تَقۡضُوۡا بِرَاۡىِ وَاحِدٍ"۔

(درمنثور جلد ۲ صفحہ ۱۰ و اعلام الموقعین لابن قیم جلد ۱ صفحہ ۵۳)

یعنی اس غرض کے لئے میری امت کے عبادت گزار بندوں کو جمع کر کے معاملہ ان کے سامنے پیش کرو اور فیصلہ کے لئے فقط فرد واحد کی رائے پر انحصار نہ کرو۔

۳۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "لَا خِلَافَةَ اِلَّا عَنۡ مَشۡوَرَةٍ"۔ کہ خلافت بغیر مشورہ کے نہیں۔(کنزالعمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ جلد ۳ صفحہ ۱۳۹)

آنحضرت ﷺ اور خلفاء کا طریق مشورہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(۱)

"آنحضرت ﷺ پر کثرت مشورہ کے دونوں پہلو اطلاق پاتے تھے ۔ آپ لوگوں سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے اور لوگ آپؐ سے کثرت سے مشورہ کیا کرتے تھے اور دوسرے پہلو میں یہ بات خاص طور پر پیش نظر رہے کہ جو مشورہ کرتے تھے ان کے متعلق اللہ کا حکم تھا کہ جب رسول فیصلہ دے دے تو پھر تم مجاز نہیں ہو کہ اس کے خلاف ہٹ سکو۔ اب آنحضرت ﷺ کے مشورہ کے دو پہلو ہیں۔ ایک مشورہ دے رہے ہیں ، ایک لے رہے ہیں۔ جب مشورہ دے رہے ہیں تو مشورہ لینے والا مجاز ہی نہیں ہے کہ اس سے پیچھے ہٹے اور جب مشورہ لے رہے ہیں تو آپ مجاز ہیں کہ کیونکہ آپ سے بہتر اللہ کی رضا اور کوئی نہیں جانتا تھا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷؍مارچ ۱۹۹۸ء)

(۲)

"آنحضرت ﷺ کی زندگی میں جو مشورہ کے واقعات ہیں ان کی تفصیل میں جانے کا وقت تو نہیں مگر ہر قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ کہیں آپؐ نے ایک خاتون سے مشورہ کیا، کہیں چند صحابہ سے مشورہ کیا، کبھی پوری جماعت سے مشورہ کیا۔ صلح حدیبیہ کے وقت پوری جماعت سے مشورہ کیا اور پوری جماعت کے فیصلے کو رد فرمادیا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹؍مارچ ۱۹۹۶ء)

(۳)

"مشورہ کیا ہر چھوٹے بڑے سے اور مشورہ میں یہ بات پیش نظر رکھی کہ مشورے کی صلاحیت ہے تو اس سے مشورہ کیا جائے۔ اور چونکہ ہر کام میں ہر شخص کو صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے بعض مواقع پر بعض خاص لوگوں کو بلوایا، ان سے مشورہ کیا۔ بعض کاموں پر کسی اور کو بلا لیا لیکن اس قسم کی مجلس شوریٰ جیسا کہ اب رواج ہے قانونی حساب سے اور باقاعدہ ڈیماکریسی کے طریق پر ووٹ کر کے یہ وہاں اس وقت رائج نہیں تھی۔ یہ وقت کے پھیلے ہوئے تقاضوں کے نتیجہ میں بنا ہے مگر بنیادی چیز وہی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرز شوریٰ تھی"۔(خطبہ جمعہ ۲۸؍مارچ ۱۹۹۶ء)

☆......☆......☆

(۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اب میں رسول کریم ﷺ اور خلفاء کے زمانہ میں مشورہ کا جو طریق تھا وہ بیان کرتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ اور خلفاء تین طریقے سے مشورہ لیتے تھے۔

الف...... جب مشورہ کے قابل کوئی معاملہ ہوتا تو ایک شخص اعلان کرتا کہ لوگ جمع ہو جائیں۔ اس پر لوگ جمع ہو جاتے۔ عام طور پر یہی طریق رائج تھا کہ عام اعلان ہوتا اور لوگ جمع ہو کر مشورہ کر لیتے اور معاملہ کا فیصلہ رسول کریم ﷺ یا خلیفہ کر دیتے۔

ب...... دوسرا طریق مشورے کا یہ تھا کہ وہ خاص آدمی جن کو رسول کریم ﷺ مشورہ کا اہل سمجھتے ان کو الگ جمع کر لیتے باقی لوگ نہیں بلائے جاتے تھے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے تیس (۳۰) کے قریب ہوتے تھے۔ رسول کریم ﷺ سب کو ایک جگہ بلا کر مشورہ لے لیتے ۔ کبھی تین چار کو بلا کر مشورہ لے لیتے۔

ج...... تیسرا طریق یہ تھا کہ آپ کسی خاص معاملہ میں جس میں آپ سمجھتے کہ دو آدمی بھی جمع نہ ہونے چاہئیں۔ علیحدہ علیحدہ مشورہ لیتے۔ پہلے ایک کو بلا لیا اس سے گفتگو کر کے اس کو روانہ کر دیا۔ اور دوسرے کو بلا لیا۔ یہ ایسے وقت میں ہوتا جب خیال ہوتا کہ ممکن ہے رائے کے اختلاف کی وجہ سے دو بھی آپس میں لڑ پڑیں۔

یہ تین طریقے تھے مشورہ لینے کے اور یہ تینوں اپنے اپنے رنگ میں بہت مفید ہیں۔ میں بھی ان طریق سے مشورہ لیتا ہوں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۶،۷)

☆......☆......☆

(۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"خلافت صرف خدا ہی کے حضور سر نہیں جھکاتی۔ اپنے سے پہلے اولی الامر کے حضور بھی اس طرح سر جھکاتی ہے کہ کامل طور پر اس کا اپنا وجود مٹ کر اپنے آقا کے وجود میں، جہاں تک اطاعت کا تعلق ہے، تبدیل ہو جاتا ہے۔ پس یہ بھی ایک ایسا معاملہ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خلفاء نے بھی یہی سمجھا اس آیت کا مفہوم کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد جو بھی امت محمدیہ میں صاحب امر بنایا جائے گا، اگر خدا براہ راست بنائے تو وہ امام مہدی کے طور پر آیا اور گزر گیا، لیکن جو بھی بنایا جائے گا بطور خلیفہ کے اس پر **بھی اسی آیت** (آل عمران:۱۶۰) کا اطلاق ہو گا۔ جب وہ **فیصلے کرے** گا، مشورہ ضرور کرے گا لیکن مشوروں کے بعد فیصلہ خلیفہ وقت کا ہو گا اور جو وہ فیصلہ کرے گا اسے خدا کی تائید حاصل ہو گی اور پھر اس کا کام بھی توکل ہے اور وہ توکل ہی کرے گا تو وہ فیصلہ کرے گا"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱؍مارچ ۱۹۹۵ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۸ ، ۲۲ مئی ۱۹۹۵ء)

(۶)

"مشورہ کا رواج مسلمانوں میں جس شان اور جس کھلی وضاحت کے ساتھ قرآن میں ملتا ہے یعنی قرآن کے ذریعے مسلمانوں کو عطا ہوا ہے یہ رواج دنیا کی کسی الٰہی کتاب میں یہ بات نہیں ملتی۔ وہ جو قرآن کی امتیازی شانیں ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔ مشورے کا اور شوریٰ کا جو نظام وقت کے امام اور عامۃ المسلمین کے حوالے سے کھول کر بیان فرمایا گیا ہے اس کی کوئی نظیر دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ملتی"۔(خطبہ جمعہ ۱۳؍مارچ ۱۹۹۵ء)

☆......☆......☆

(۷)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۷۳ء کی مشاورت کے موقعہ پر فرمایا:

"قرآن کریم نے کہا ہے شَاوِرۡهُمۡ سب سے مشورہ کرو۔ اس کی دو شکلیں ہیں۔ ایک مشورہ وہ ہے جو سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ پھر اس کی بھی آگے کئی شکلیں ہیں۔ ایک وہ شکل ہے کہ کوئی ناظر یا کوئی عہدیدار اپنے کام کے متعلق مشورہ لیتا ہے یا خلیفۂ وقت جن دوستوں سے مناسب سمجھتا ہے ان سے مختلف معاملات کے متعلق مشورہ کرتا رہتا ہے۔

دوسری شکل یہ ہے اور وہ بڑی پیاری شکل

ہے کہ جس دوست کے ذہن میں کوئی تجویز آتی ہے وہ مجھے بھیجتا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ یہ شکل بڑی پیاری ہے اس لئے کہ یہ میرے قلبی و ذہنی سکون کا باعث بنتی ہے"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء، صفحہ ۱۲،۱۱ (غیر مطبوعہ)

(۸)

"شَاوِرْهُمْ کے حکم کے اندر یہ بھی آ جاتا ہے کہ ہر ایک کی بات ماننا ضروری نہیں ہے کیونکہ اگر ایک ہی بات کے متعلق پچاس آدمی مختلف آراء کا اظہار کریں تو گویا پچاس متضاد باتیں ایک ہی وقت میں کیسے مانی جاسکتی ہیں۔ لیکن پچاس متضاد باتوں سے میرے لئے بہت سے مفید اور کار آمد نکتے نکل سکتے ہیں۔ مَیں ان سے فائدہ اٹھاتا ہوں"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء، صفحہ ۱۵،۱۴ (غیر مطبوعہ)

(۹)

"پس جہاں تک شَاوِرْهُمْ میں شوریٰ کا تعلق ہے اس سے صرف یہی مراد نہیں کہ صرف مجلس مشاورت میں آکر مشورہ دے دیا جائے اور بس۔ دوران سال ہر روز مشورہ دیا اور لیا جاتا ہے"۔

(رپورٹ (غیر مطبوعہ) مشاورت ۱۹۷۳ء، صفحہ ۱۸)

(۱۰)

"غرض ایک تو ہے روزمرہ کا مشورہ جو قائم رہنا چاہئے۔ جماعت کو یہ عادت ہونی چاہئے کہ جس دوست کے ذہن میں کوئی بات یا تجویز آئے یا کسی دوست کی کوئی حرکت جو اس کے نزدیک مناسب نہیں یا سلسلہ کی روایات کے خلاف ہے اسے مرکز میں پہنچا کر سبکدوش ہو جانا چاہئے"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۳ء، صفحہ ۲۲،۲۱ غیر مطبوعہ)

(۱۱)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"جہاں تک مجلس شوریٰ کا سوال ہے اسے کس شکل میں بلایا جائے، اس کی نمائندگی کا کیا طریق ہو، انتخاب کس اصول پر ہو وغیرہ۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن کا فیصلہ کرنا خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ اور اس کے متعلق خلیفۂ وقت مشورہ کے بعد اکثریت کے حق میں فیصلہ کر رہا ہو یا اکثریت کے خلاف فیصلہ کر رہا ہو یہ علیحدہ بات ہے لیکن بہر حال وہ مشورہ لیتا ہے اور کام کرتا ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء، صفحہ ۲۲۶)

(۱۲)

اسی طرح ۱۹۷۶ء کی مجلس مشاورت میں آپؒ نے فرمایا:

"جہاں تک مشورہ کا سوال ہے جماعت کے ہر فرد کا حق نہیں کہ وہ مشورہ دے بلکہ خلیفۂ وقت کا حق ہے کہ جماعت اس کو مشورہ دے۔

ان دونوں میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ اگر یہ سمجھا جائے کہ جماعت کے ہر فرد بشر کا یہ حق ہے کہ خلیفۂ وقت کو مشورہ دے تو ہزاروں آدمی ایسے ہونگے جو کہیں گے ہمارا حق ہے ہم اسے چھوڑتے ہیں، ہم نہیں دیتے مشورہ۔ لیکن اگر یہ سمجھا جائے کہ خلیفۂ وقت کا حق ہے کہ جس کے ذہن میں کوئی ایسی تجویز آتی ہے جو جماعت کی ترقی کے لئے مفید ہو وہ خلیفۂ وقت تک پہنچائے اور جب یہ خلیفۂ وقت کا حق ہوا اور کوئی شخص وہ تجویز خلیفۂ وقت تک نہیں پہنچاتا تو وہ حق مارنے والا ہو جائے گا۔ پہلی صورت میں وہ یہ کہے گا کہ میرا حق ہے مَیں نہیں دیتا۔ دوسری صورت میں وہ خلیفۂ وقت کا حق مار رہا ہے اس کو اس کی اجازت نہیں مل سکتی۔

لیکن جہاں تک عام مشورہ کا تعلق ہے مَیں ان سینکڑوں افراد جماعت کا اور اپنے بھائیوں کا بے حد ممنون ہوں کہ وہ مجھے مشورہ دیتے رہتے ہیں اور بڑے اچھے مشورے دیتے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض بڑی اچھی باتیں ان کے ذہن میں آتی ہیں لیکن موجودہ حالات میں اور موجودہ وسائل جو ہمیں حاصل ہیں ان کی وجہ سے ہم اس مشورہ کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے۔ لیکن وہ باتیں بہر حال بڑی اچھی ہوتی ہیں اور کسی وقت ہمارے کام آسکتی ہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء، صفحہ ۲۲۵، غیر مطبوعہ)

☆......☆......☆......☆

(۱۳)

۱۹۷۸ء کی مجلس شوریٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"قرآن کریم نے مشورہ اور عزم کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھا ہے۔ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ . فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ تو مشورہ جو ہے وہ ضروری ہے۔ مشورہ کے بعد چار شکلیں بن جاتی ہیں:

(۱)...... شوریٰ متفقہ رائے دے اور خلیفۂ وقت اس کی منظوری دے دیں۔

(۲)...... کثرت رائے والے مشورہ کو منظوری مل جائے۔

(۳)...... کم رائے والے مشورہ کے حق میں خلیفۂ وقت فیصلہ دے دیں۔

(۴)...... متفقہ رائے والے مشورہ کے خلاف فیصلہ ہو جائے۔

حکم یہ ہے کہ جو بھی صورت ہو جس وقت فیصلہ ہو جائے تو سارے کے سارے سو فیصد جو ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ عزم کریں کہ اس کے مطابق اب کام کیا جائے۔ اس معنی میں شوریٰ کو عزم کے ساتھ بریکٹ کر دیا گیا ہے۔ دونوں کو متحد کر دیا گیا ہے"۔(رپورٹ مشاورت ۱۹۷۸ء (غیر مطبوعہ)۔ صفحہ ۳ تا ۵ ملخصاً)

(۱۴)

اسی طرح فرمایا:

"حکم ہے کہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ . فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ . إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ مشورہ کرنا ضروری ہے۔ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ ہر انسان کا دماغ اور فکر اور سوچ دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اور جب ہر فکر کو یہ موقع دیا جائے کہ اگر اس ذہن میں کوئی بات ایسی ہے جو اس کے نزدیک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مفاد میں ہو تو بے تکلف اسے بیان کرے۔

اور دوسری مصلحت اس میں یہ ہے کہ جو مشورہ لینے والا ہے وہ تکبر میں مبتلا نہ ہو جائے کہ میرے علاوہ کسی اور کے دماغ میں کوئی بات آ ہی نہیں سکتی۔ لیکن فیصلہ مشورہ لینے والے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ مشورہ سننا ضروری ہے، ماننا ضروری نہیں"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۸۲ء،(غیر مطبوعہ) صفحہ ۳،۲)

☆......☆......☆......☆

(۱۵)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سلسلہ احمدیہ کے تمام افراد کے لئے قیام وحدت اور اجتماع کلمہ اور ملی فرائض کی بجا آوری کے لئے ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری ہے اور اس بیعت کے بغیر کوئی شخص جماعت احمدیہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یہ شخص جس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے مطابق احکام قرآن خلیفہ یا مطابق سنت صحابہ امیر المومنین کہلائے گا اور تمام اجتماعی امور جماعت اس کی وساطت سے اور اس کی ہدایت اور اس کی راہنمائی کے ماتحت طے پائیں گے۔ اور اس کے اختیارات کو محدود کرنے والی چیزیں صرف خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کا کلام اور اس کا فعل اور سنت رسول کریم ﷺ اور حدیث جو مطابق قرآن ہو اور وحی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور کتب مسیح موعودؑ اور اس کی اپنی عقل ہو گی"۔

"مشورہ لینے کا حق اسلام نے نبی کو اور اس کی نیابت میں خلیفہ کو دیا ہے مگر کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ نبی یا خلیفہ کے سامنے تجاویز پیش کرنے کا حق دوسروں کے لئے رکھا گیا ہے۔ کوئی ایسی مثال نہیں مل سکتی کہ کسی نے اپنی طرف سے رسول کریم ﷺ کے سامنے تجویز پیش کی ہو اور اسے اپنا حق سمجھا ہو"۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۰ء، صفحہ ۷)

(۱۶)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

"دنیاوی مجالس مشاورت میں تو یہ ہوتا ہے کہ ان میں شامل ہونے والا ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ چاہے میری بات رد کر دو مگر سن لو۔ لیکن خلافت میں کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں۔ یہ خلیفہ کا ہی حق ہے کہ جو بات مشورہ کے قابل سمجھے اس کے متعلق مشورہ لے اور شوریٰ کو چاہئے کہ اس کے متعلق رائے دے۔ شوریٰ اس کے سوا اپنی ذات میں اور کوئی حق نہیں رکھتی کہ خلیفہ جس امر میں اس سے مشورہ لے اس میں وہ مشورہ دے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء، صفحہ ۴۳،۴۲)

☆......☆......☆......☆

(۱۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ۱۹۷۰ء کی مجلس شوریٰ سے خطاب میں فرمایا:

"اب اس شوریٰ کی جو کارروائی تھی وہ تو ختم ہو گئی ہے مگر جو اس کی باطنی اور روحانی کارروائی ہے وہ تو انشاء اللہ آئندہ مجلس شوریٰ تک جاری رہے گی"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۷۰ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲۹۲)

☆......☆......☆......☆

(۱۸)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ ۱۹۸۳ء میں فرمایا:

"اسلامی نظام شوریٰ عورت یا مرد کے مشورہ دینے کے حق کی بات ہی کہیں نہیں کرتا۔ بلکہ شوریٰ سے متعلق دو طرح کے اظہار ہیں۔ ایک ہے ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾۔ اس میں مشورہ لینے والے کو حکم ہے یعنی اسے جو خود رسول ہو یا مسند خلافت پر بیٹھا ہو۔ اس کی نمائندگی میں اسے ظلی طور پر یہ آیت مخاطب کرے گی۔ اس کے لئے حکم ہے، 'فرض ہے کہ وہ لازماً مشورہ لے'۔"(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء، (غیر مطبوعہ) صفحہ ۷۴)

☆......☆......☆......☆

(۱۹)

۱۹۶۷ء کی مجلس شوریٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"آنحضرت ﷺ کے اسوۂ مبارک کو دیکھا جائے تو آپ کے زمانہ کے حالات کے مطابق آپ نے دس پندرہ آدمیوں سے لے کر ایک ہزار تک کی شوریٰ بلائی۔ تاریخ نے آنحضرت ﷺ کے بعض ایسے مشورے بھی ریکارڈ کئے ہیں جن میں مشورہ دینے والے دس پندرہ آدمیوں سے زیادہ نہیں تھے۔ اور بعض مواقع پر مشورہ دینے والے اس سے زیادہ تھے۔ پس معلوم ہوا کہ دس پندرہ آدمیوں سے لے کر ایک ہزار تک آدمیوں سے مشورہ لینے کی سنت قائم کی ہے"۔

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۶۷ء، غیر مطبوعہ صفحہ ۶۵)

☆......☆......☆......☆

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

بیسویں صدی عیسوی کے ایک عظیم صوفی کا کشف

سترھویں صدی ھجری کا روح پرور عالمی نظارہ

مکرم دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

دہلی کی طرح لاہور کو بھی مدینۃ الاولیاء سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ یہاں حضرت داتا گنج بخش زبدۃ العارفین سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ چھ سو سے زیادہ اولیاء آسودہ خاک ہیں جن میں قادری مسلک کے ایک واصل باللہ بزرگ حضرت خلیفہ عبدالرحیمؒ بھی ہیں جو اپنے مرشد طریقت حضرت محمود قادریؒ کے مزار کے ایک پہلو میں انارکلی بازار کے پیچھے پرانی جی کے بڑ کے درختوں کے نیچے مدفون ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت محمد یحییٰ عرف میاں نور صاحب چنابی قطب وقت تھے جو اپنے والد کے وصال کے بعد اپنے آبائی وطن بستی راجیکی ضلع گجرات میں تشریف لے آئے اور اپنے ماحول کے مسلمانوں کو علم و معرفت سے فیضیاب کیا۔ کتاب ''وسیلۃ الایمان'' (فارسی) اور شرح قصیدہ امالی آپ ہی کی تصانیف ہیں۔

آپ بیسویں صدی کے باکمال، عظیم اور شہرہ آفاق صوفی جنید وقت و شبلی زمان علامہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قدسیؒ (ولادت ۱۸۷۷ء وفات ۱۵ دسمبر ۱۹۶۳ء) کے جدّ امجد تھے۔

حضرت مولانا بچپن ہی سے شب و روز روحانی مجاہدات اور ریاضتوں میں مصروف رہے اور اوائل عمر میں نہ صرف پیران پیر حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ اور گیارہ انبیاء کی عالم رویا میں زیارت کی بلکہ خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی دیدار سے بھی مشرف ہوئے۔ پاکستان کے نامور محقق جناب خواجہ عبدالرشید صاحب نے ''تذکرہ شعرائے پنجاب'' (شائع کردہ اقبال اکادمی پاکستان لاہور) کی اشاعت دوم ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۲۶۲ پر آپ کے منظوم عارفانہ فارسی کلام کا نمونہ دینے کے علاوہ آپ کی مندرجہ ذیل تالیفات کا تذکرہ کیا ہے۔

حیات قدسی (خود نوشت سوانح) توحید باری تعالیٰ۔ اظہار حقیقت۔ تنقید الحقائق

اسی طرح ملک کے مشہور اہل قلم جناب اختر راہی صاحب نے اپنی تالیف ''علمائے پنجاب'' جلد دوم صفحہ ۸۳۶ پر بھی حضرت مولانا صاحب کی کتابوں کا ذکر کیا ہے اور آپ کے (بلند پایہ) ذوق شعر و سخن کا اعتراف کیا ہے۔ یہ کتاب مکتبہ رحمانیہ اردو بازار نے ۱۹۸۱ء میں شائع کی تھی۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب قدسی کو طالب علمی کے دور میں حضرت مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی ضلع گجرات سے شرف تلمذ حاصل ہوا جو حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۸۸۲ء) کے مرید تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب آپ سے مثنوی مولانا روم کے چوتھے دفتر کا درس لے رہے تھے کہ آپ کی نظر بیٹھک میں رکھی ہوئی حضرت مسیح موعود کی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' پر پڑ گئی۔

آپ کا بیان ہے کہ:-

''جب میں نے نظموں کے اوراق پڑھنے شروع کئے تو ایک نظم اس مطلع سے شروع پائی۔

عجب نوریست در جانِ محمد
عجب لعلیست در کانِ محمد

میں اس نظم نعتیہ کو اول سے آخر تک پڑھتا گیا مگر سوز و گداز کا یہ عالم تھا کہ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو رہے تھے جب میں آخری شعر پر پہنچا کہ۔

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمانِ محمد

تو میرے دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ کاش ہمیں بھی ایسے صاحب کرامات بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع مل جاتا... سب سے پہلا فقرہ جو میری زبان سے حضور اقدس کے متعلق نکلا وہ یہ تھا کہ دنیا بھر میں اس شخص کے برابر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق نہیں ہوگا''... میں نے ۱۸۹۷ء میں غالباً ستمبر یا ماہ اکتوبر میں بیعت کا خط لکھ دیا'' (حیات قدسی حصہ اول صفحہ ۱۶۔ اشاعت ۲۰ جنوری ۱۹۵۱ء ناشر حضرت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد دکن)

حضرت مولانا راجیکیؒ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام مسیح الزمان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی قوت قدسی اور باطنی تاثیرات کی بدولت بہت سی کرامات اور خوارق کا ظہور ہوا۔

مثلاً نوبل انعام یافتہ عالمی سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے والد ماجد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب آف جھنگ (وفات ۷ر اپریل ۱۹۶۹ء) کا بیان ہے کہ عزیز عبدالسلام کی عمر اس وقت چھوٹی تھی اور وہ بولتا نہ تھا۔ میں نے حضرت مولانا راجیکی صاحب سے جو اُن دنوں میرے ہاں فروکش تھے درخواست دُعا کی فرمانے لگے:-

انشاء اللہ یہ اتنا بولے گا کہ دنیا اسے سنے گی'' (سوانح محمد حسین صفحہ ۵۰ تالیف حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی مرحوم ناشر محمد احمد اکیڈمی رام گلی نمبر ۵ لاہور مطبوعہ ۱۹۷۴ء)

یہ آسمانی خبر مستقبل میں جس شان اور آب و تاب سے معرض وجود میں آئی اُس کا تصور کر کے ہی انسان دنگ رہ جاتا ہے حضرت مولانا راجیکیؒ کی پوری عمر اشاعت قرآن کے قلمی و لسانی جہاد کبیر اور دین حق کے دفاعی معرکوں میں گذری آپ مستجاب الدعوات اور اہل کشف والہام بزرگانِ دین میں ایک ممتاز شخصیت کے حامل تھے۔ آخر میں آپ ہی کے بابرکت قلم سے نمونۃً ایک عجیب مکاشفہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو آپ کو رب العرش کی طرف سے ۱۹۰۹ء میں میرٹھ میں دکھلایا گیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے المناک وصال کے بعد جماعت احمدیہ نہایت درجہ اضطراب اور بے سروسامانی کے عالم میں تھی۔ ہندوستان میں احمدیوں کی تعداد صرف چند لاکھ تھی اور دوسرے ممالک میں گنتی کے خال خال احمدی تھے اور کوئی ایک بھی احمدیہ مشن بیرونی دنیا میں موجود نہ تھا۔ خواجہ حسن نظامی دہلوی احمدیوں کو یہ مشورہ دے رہے تھے کہ وہ احمدیت کو فی الفور ترک کر دیں ورنہ اُن کا شیرازہ بکھر جائے گا (پیسہ اخبار لاہور ۵ جون ۱۹۰۸ء بحوالہ بدر قادیان ۱۸ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۳)

علاوہ ازیں اخبار ''کرزن گزٹ'' دہلی نے لکھا کہ اب مرزائیوں کا سر کٹ چکا ہے اور جو شخص اُن کا امام بنا ہے اس سے اور تو کچھ ہوگا نہیں ہاں یہ ہے کہ وہ قرآن سنایا کرے۔ (بحوالہ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۷-۱۹۰۸ء صفحہ ۴۵)

اس پس منظر کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا راجیکی صاحب کا تحریر فرمودہ مندرجہ ذیل کشف ملاحظہ فرمائیے۔

''اسلام آج وہی ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے پیش کیا جس سے وہ انکار کرتے ہیں۔ ہمارا سلسلہ حقہ گو ابھی آج ایک چھوٹا سا پودہ معلوم ہوتا ہے مگر ایک دن یہی درخت اتنا بڑھے گا اتنا پھولے گا کہ کسی وقت ہفت اقلیم کے بادشاہ اس کے سائے نیچے بسیرا کرینگے۔ اور وہ وقت دُور نہیں بلکہ قریب ہی ہے چنانچہ جب میں ۱۹۰۹ء میں میرٹھ گیا تو **وہاں مجھے بذریعہ ایک مکاشفہ کے دکھایا گیا کہ سترھویں صدی ہے اور تمام دنیا میرے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے اور جدھر میں دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے احمدی سلطنتیں** اور احمدی بادشاہ ہی نظر آتے ہیں) لیکن ایک دوسرے وقت میں دکھایا گیا جس سے معلوم ہوا کہ سب سے پہلے کابل کی سلطنت احمدی سلطنت ہونے والی ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ضرور ہے کہ کسی وقت پوری ہو کر رہیں۔

لیکن ہمارے احباب کو چاہئے کہ وہ سچی ہمت اور ایثار کا نمونہ دکھائیں۔ جیسا کہ صحابہ نے دکھایا۔ کیونکہ پاک نمونہ تصویری زبان کا وہ مقدس اور مبارک لفظ ہے جس کو سب جانتے ہیں اور جس سے ہر ایک زبان کا آدمی واقفیت رکھتا ہے۔ آج تو بڑی سہولتیں ہیں پہلے زمانوں میں جب یہ ریلیں تاریں اور ڈاک خانہ کا انتظام نہ تھا صحابہ مختلف ملکوں میں جنکی زبان سے بھی وہ ناواقف تھے صرف پاک نمونہ اور توجہ اور دُعا کے ذریعہ انہوں نے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ انگریزی والوں کو بھی اسی سے اور چینی جاپانی والوں کو بھی اسی سے اور پھر ترکی اور ایرانی والوں کو بھی اسی سے۔

سو پہلے بھی جو کچھ ہوا پاک نمونہ سے ہوا اور آج بھی جو کچھ ہوگا اسی سے ہوگا''۔

(اخبار بدر قادیان ۳۰ جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۶ کالم ۳)

خدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وہ پھر سو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانہ پر عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم و محترم ڈاکٹر چوہدری محمد عارف صاحب پی-ایچ-ڈی ناظر تعلیم و ناظر بیت المال خرچ کو ۲۰۰۰-۱۲-۱۴ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان کا پوتا اور مکرم محمد امین صاحب خالد آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ عزیز کا نام مبارز احمد مظفر تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے نو مولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور صالح خادم دین اور قرۃ العین ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (منیجر بدر)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

بیسویں صدی کے پانچ اہم جلسوں میں شمولیت

(محمد اسماعیل منیر واقف زندگی سابق مربی سلسلہ سری لنکا - ماریشس - افریقہ)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے امسال جماعت احمدیہ کے پانچ اہم سالانہ جلسوں امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، جرمنی اور قادیان (بھارت) میں شامل ہو کر ان کی برکات سے استفادہ کی توفیق دی الحمد للہ کہ ہر جلسہ میں بے شمار فضلوں کے نزول کے نظارے دیکھے اس مضمون میں ہر جلسہ کی صرف ایک اہم خصوصیت کا ذکر کرتا ہوں جس نے میرے دل و دماغ پر اثر چھوڑا ہے۔

۱- امریکہ کے احمدیوں کا جلسہ سالانہ جون کے تیسرے ہفتہ مسجد بیت الرحمٰن میں ہوا جس کی افتتاحی اور اختتامی تقریریں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے فرمائیں جو بہت ہی پُر شوکت تھیں اس جلسہ میں شامل ہونے والوں میں سفید فام یورپین آبادکاروں کی نسلوں میں سے بھی تھے اسی طرح افریقہ سے بطور غلام لائے جانے والے حبشوں کی آزاد شدہ نسلیں بھی تھیں اور براعظم ایشیا کے باشندوں میں انڈین اور پاکستانی نمایاں تھے۔ مختلف قوموں نسلوں اور رنگوں والے مہاجرین کی باہمی ملاقاتوں کا نظارہ مسحور کن تھا جس نے نمایاں اثر کیا۔ دل سے بے اختیار دُعا نکلی اللھم بارک وزد

۲- جون کے آخر میں کینیڈین جماعتوں کا جلسہ ان کی مرکزی اور وسیع و عریض مسجد دارالسلام میں ہوا جس میں حاضری امریکہ سے بھی زیادہ تھی اور اس کو خطاب کرنے والے چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ ربوہ تھے جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اپنا نمائندہ بنا کر بھجوایا تھا اس جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی احباب و خواتین بڑی کثرت سے شامل ہوئے جن میں ملک کے وزراء کرام کے علاوہ مختلف سیاسی اور سوشل ہستیاں نمایاں تھیں۔ کینیڈین لیڈروں نے جماعت احمدیہ کے نظام اور کام کو خوب خوب سراہا ایک اہم وزیر نے تو اعلان کیا کہ وہ جاپان جا رہے ہیں جہاں دنیا کے اہم ملکوں کے فنانس وزراء کے اجلاس میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب پیغام صلح کا ایک حوالہ پیش کریں گے جس پر عمل کر کے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ اتنی کثرت سے ان V.I.P. لوگوں کا آنا یقیناً امیر صاحب کینیڈا (محترم نسیم مہدی صاحب) کی حسن کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اللھم بارک وزد۔

۳- برطانیہ کا جلسہ سالانہ جولائی کے آخر میں اسلام آباد کے وسیع میدان میں ہوا جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہاں قیام کی وجہ سے ایک بین الاقوامی جلسہ کی صورت اختیار کر چکا ہے جس کا عظیم الشان نظارہ عالمی بیعت کے وقت ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ دنیا کی مختلف قوموں اور ملکوں سے تعلق رکھنے والے کروڑوں لوگ اپنی اپنی بولیوں میں بیعت کے الفاظ دوہرا کر پُرانی پیشگوئیوں کو پورا کر رہے تھے۔ یہ عالمی بیعت کا نظارہ کئی لحاظ سے منفرد اور عظیم تھا پھر M.T.A. نے اس کو ہمیشہ ہمیش کیلئے زندہ جاوید بنا دیا اور ساری دنیا کیلئے یقیناً اس انقلاب عظیم کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ نظارہ اپنی وسعت کے لحاظ سے ہر روز بڑھتا ہی رہے گا انشاء اللہ۔ یہاں تک کہ ساری دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔

۴- اگست میں جماعہائے احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ من ہائم شہر کی وسیع مئی مارکیٹ میں ہوا جو اپنی وسعت کے باوجود ۳۳ ہزار حاضرین کیلئے تنگ پڑ گئی ایسا معلوم ہوتا کہ شہر کا شہر ہی وہاں آباد ہو گیا ہے اور حاضرین میں دنیا کی بے شمار قوموں کے لوگ شامل تھے جن میں عربی بولنے والوں، فرنچ بولنے والوں اور اردو بولنے والوں، بوسنین، البانین لوگوں کے اجتماعات کیلئے الگ الگ خیموں اور جلسہ گاہوں کا انتظام تھا جن کے پروگرام دن رات اپنے اپنے چلتے تھے۔ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جلسہ کے لئے جن مختلف قوموں کو تیار کر رکھا تھا وہ ان جلسوں کے ذریعہ ظاہر ہو رہی ہیں۔ پھر جرمن بولنے والوں کا ایک خصوصی سیشن ہفتہ کی شام کو ہوا جس میں محترم امیر عبداللہ صاحب اور جرمنی سکالر ہدایت اللہ صاحب جبش کی تقریروں نے ساڑھے چھ ہزار یورپین حاضرین پر غیر معمولی اثر دکھایا پھر ان کے ساتھ سوال و جواب کی محفل میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تشریف لائے تو حاضرین کے چہرے خوشی سے چمک اُٹھے اور مجھے حضرت اقدس کے دو شعر یاد آگئے۔

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر از جاں نثار

اس جلسہ نے واضح کر دیا کہ یورپ مسلمان ہوگا اور ضرور ہوگا اور جرمنی اس میں مرکزی کردار ادا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۵- قادیان دارالامان کا جلسہ اس ہزار سالہ دور کا آخری جلسہ ہے جس میں باوجود قسما قسم کی مشکلات کے احمدیت کے تیں چالیس ہزار پروانے دور دور کے بھارتی صوبوں اور دنیا کے ملکوں سے پہنچے جو حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا زبردست نشان بن گئے کہ واقعی خدا کی مجسم قدرت یہاں ظاہر ہوئی تھی جس نے ۱۰۰ سال پہلے یہ اعلان کیا تھا

میں تھا غریب و بے کس گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

اس جلسہ کے سارے پروگرام ہی ایک سے ایک بڑھ کر تھے مگر جس شان سے نومبائعین کی خیمہ بستی کا نظارہ ہم نے دیکھا اس نے میدان عرفات کی یاد تازہ کر دی۔ یہ خیمہ بستی چار بلاکوں پر مشتمل تھی ہر بلاک میں کم و بیش ۴ ہزار لوگوں کے ٹھہرنے کیلئے خیمے لگائے گئے تھے جن میں پرالی کے اوپر بستر بھی لگائے گئے تھے۔ ہر بلاک کا پانی کا انتظام بجلی سے کام کر رہا تھا۔ پختہ بیوت الخلا کے انتظام کے علاوہ کھانے کے ہال بھی الگ الگ تھے۔ چائے کا انتظام بھی قابل دید تھا۔ جس کا مزہ ہم نے بھی چکھا۔ پھر ان سب کیلئے نماز باجماعت ادا کرنے کیلئے وسیع و عریض مسجد کا ہال تیار کیا گیا تھا۔ اذان کیلئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا جو دیگر اعلانات کیلئے سارا دن چلتا رہتا تھا۔ مسجد میں عورتوں کیلئے پردہ کا بھی انتظام تھا۔

اس خیمہ بستی کے کئی مکینوں سے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا وہ اپنی خوش قسمتی پر شاداں و فرحاں تھے کہ اللہ نے انہیں اس مقدس جلسہ میں شامل ہونے کا موقعہ عطا فرمایا ہے اور ہم بھی نازاں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے "سیروا فی الارض" کے الٰہی فرمان پر عمل کرتے ہوئے ہمیں ان پانچ روحانی جلسوں سے استفادہ کرنے کی توفیق دی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

قادیان میں تربیتی جلسے

مورخہ ۹۱-۱-۲۵ کو مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ایک جلسہ برائے یوم والدین و واقفین نو منعقد ہوا جس میں واقف نو بچوں کی تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ نے خطاب فرمایا اسی طرح مکرم سی شمس الدین صاحب سیکرٹری وقف نو قادیان نے بعض امور کی طرف توجہ دلائی آخر پر صدر اجلاس نے بھی نصائح فرمائیں۔ مورخہ ۲۰۰۱-۲-۲۸ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی صدارت میں ایک خصوصی جلسہ مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب زعیم حلقہ مبارک مجلس انصار اللہ قادیان کے زیر انتظام منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے ہی زلزلوں کے تعلق سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں اور اس کے تفصیلی پس منظر پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

آخر پر صدر اجلاس نے ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے۔ دُعا کرائی۔ (سید بشارت احمد منتظم عمومی مجلس انصار اللہ قادیان)

ESTD: 1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے خوفناک مظالم پر
روزنامہ گارڈین Guardian لندن کا حقیقت افروز تجزیہ

گزشتہ ماہ تخت ہزارہ میں ایک لوکل ملّاں کی قیادت میں ایک ہجوم نے پانچ آدمیوں کو جن میں دو پندرہ سالہ بچے بھی شامل ہیں ذبح کر ڈالا۔ دو لاشوں کو احمدیہ مسجد کی چھت سے نیچے پھینک دیا گیا۔

چند دن پہلے پنجاب کے ایک دوسرے گاؤں میں چار مسلح افراد نے پانچ احمدیوں کو فائرنگ کر کے اس وقت ہلاک کر دیا تھا جب وہ مسجد میں نماز کے لئے جمع تھے۔

پاکستان کے ساڑھے تین ملین احمدی ملک میں اس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں جس کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھنا قانونی طور پر جائز ہے۔ ان کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا، عبادت گاہوں کو مساجد کے نام سے یاد کرنا یا دیگر مومنوں کو نماز کے لئے مسجد میں پانچ مرتبہ بلانے کے لئے اذان دینا قانونی جرم ہے۔ اگرچہ دیگر مسلمانوں کی طرح وہ پیغمبر حضرت محمدؐ کو مانتے ہیں مگر وہ یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد مسیح تھے جو گزشتہ صدی کے دوران قادیان (انڈیا) میں پیدا ہوئے اور ان کا یہ عقیدہ انتہا پسند مسلمانوں کے نزدیک پیغمبر محمدؐ کی توہین یعنی Blasphemy ہے۔

پاکستان میں بہت سے احمدی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور دوسروں کی نسبت قدرے خوشحال ہیں۔ خاص طور پر تخت ہزارہ میں جہاں تعداد کے لحاظ سے وہ تھوڑے ہیں تاہم دوسرے لوگ سالہا سال سے ان سے حسد کرتے آئے ہیں۔

تخت ہزارہ احمدیہ قبرستان میں قبروں کے کتبوں کو توڑا گیا۔ احمدیہ کمیونٹی میں سے اکثر بشمول اس شخص کے جسے حملہ کر کے ہلاک کیا گیا، نے پولیس کو اس ہراساں کرنے والی کارروائی سے آگاہ کیا مگر نتیجہ بے سود رہا۔

اطہر شاہ جو لوکل سنّی مسلمان ملّاں ہے اور جس نے رات ہجوم کی قیادت کرتے ہوئے احمدیہ مسجد پر حملہ کیا اور خود زخمی بھی ہو گیا گاؤں میں لکڑی کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے دفتر سے احمدیوں کے خلاف مہم چلاتا تھا۔ اس کے مقفل دفتر کے باہر آویزاں بورڈ پر تحریر ہے کہ ایک مرتد کا قتل دنیا بھر کے غیر مسلموں کے قتل سے زیادہ بہتر ہے۔

اطہر شاہ جو آج کل فیصل آباد میں زیر حراست ہے۔ نے احمدیہ مسجد کو مسمار کرنے کی کارروائی کی کوشش کی تھی۔ حملہ آور ہجوم نے احمدیہ مسجد کی دو بیرونی دیواریں توڑ ڈالیں اور اس طرح زبردستی مسجد میں داخل ہو گئے۔

۲۲ سالہ وسیم احمد کی عینی شہادت کے مطابق جس نے اپنے دو چچیرے بھائیوں (Cousins) کو شہید ہوتے دیکھا ہجوم نے کلہاڑیوں کی مدد سے ناصر احمد کا گلا کاٹا اور پھر اس کی نعش کو سڑک پر پھینک دیا۔

جب وہ یہ واقعہ بیان کر رہا تھا تو ناصر احمد کی والدہ مسجد کے جلے ہوئے نماز کے ہال میں دبکی ہوئی بیٹھی تھی اور کندھے پر رکھنے والی اس خون آلودہ چادر کے اندر سسکیاں لے رہی تھی جسے اس کے بیٹے ناصر احمد نے اس رات پہنا ہوا تھا۔ اوپر چھت پر پنکھے آگ کی حدت سے ٹیڑھے ہو چکے تھے۔

احمدیوں میں سے اکثر یہ بات کہتے ہیں کہ وہ گاؤں میں اشتعال انگیز تحریروں کا کوئی نوٹس نہیں لیتے مگر ان کی آزردگی کا جوان کے چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۳۸ سالہ افضل محمود جس کا باپ اور بھائی حملہ میں ہلاک ہوئے کہتا ہے کہ اس کے خیال میں اسے نصف گاؤں کو قتل کر دینا چاہئے مگر خلیفہ صاحب اس بات کی اجازت نہیں دیں گے۔ وہ کہتا ہے کہ اس کا خاندان تقسیم ہند کے وقت ہندوستان سے پاکستان اس لئے آیا کہ مسلمان ہونے کی وجہ سے وہ ایک مسلم ریاست میں محفوظ رہیں گے۔ اسے ہمارا محبوب وطن ہونا چاہئے تھا مگر اب شاید ہندوستان ہی اس سے بہتر ہو۔

بے انتہا لکھنے والے پاکستانی اخبارات احمدیوں کے بارہ میں خاموش ہیں۔ اسی طرح وہ ملک کے اندر دوسری ظلم و ستم کا نشانہ بننے والی اقلیت یعنی دو ملین عیسائیوں کے بارہ میں خاموش ہیں۔ پاکستان کے عیسائی گندے محلوں (Slums) میں رہتے ہیں اور ایسی نوکریاں کرتے ہیں جو دوسرے نہیں کر سکتے۔

عیسائی اور احمدی دونوں توہین رسالت کے منحوس اور ظالمانہ قانون کے تحت جسے ضیاء الحق نے ۱۹۸۵ء میں بنایا تھا باقاعدگی سے گرفتار کئے جا رہے ہیں۔ اس قانون کے تحت ہر وہ شخص جو پیغمبر اسلام کی توہین کرے اس کے لئے موت کی سزا مقرر ہے۔

کاملہ حیات جو پاکستان ہیومین رائٹس کمیشن کی جوائنٹ ڈائریکٹر ہیں کہتی ہیں کہ ملاؤں کا ایک چھوٹا سا طبقہ اقلیتوں کے خلاف مہم میں شریک ہے۔ حکومت کو سختی کے ساتھ اس کو دبانا چاہئے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی خاموش رضا اس میں شامل ہے۔

اس سال کے شروع میں پاکستان کے ملٹری لیڈر پرویز مشرف نے توہین رسالت کے قانون میں معمولی سی ترمیم کرنا چاہی تھی جس کی وجہ سے اس قانون کے تحت مقدمہ کرنا اتنا آسان نہ ہوتا مگر چند دنوں کے بعد ہی سنّی مسلم راہنماؤں کے احتجاج کی وجہ سے اس نے یہ تجویز واپس لے لی۔ کاملہ حیات نے کہا کہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کے قتل کو روکے بلکہ ان کے خلاف نفرت پھیلانے والی کارروائی کو بھی روکے جو نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ لوگوں کو ان کے خلاف تشدد پر اکساتی ہے۔

(رپورٹر: روری میکارتھی (Rory McCorthy)(ترجمہ: رشید احمد چوہدری)

پاکستان میں الجنت نام سے قادیانی ریاست بنانے کا منصوبہ
اس ریاست میں کشمیر اور قادیان بھی شامل

نئی دہلی۔ پاکستان میں الجنت کے نام سے قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ ہے۔ روزنامہ ''خبریں'' نے یہ انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مجوزہ ریاست میں شکر گڑھ سیالکوٹ اور کشمیر سمیت بھارتی شہر قادیان کے علاقے شامل ہوں گے۔ رپورٹ کے مطابق سندھ میں بااثر شخصیات کی زیر نگرانی اجتماعات اور تبلیغی درس۔ سپر ہائی وے پر کوآپریٹو ہاؤسنگ اسکیم کر کے بہت بڑی عبادت گاہ تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے علاوہ عیسائیوں کے طرز پر ریڈیو الاحمدیہ بھی شروع کیا جائے گا۔ بڑے شہروں میں لڑکیاں بھی قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہو گئی ہیں۔ خبریں کی رپورٹ کے مطابق انکشاف ہوا ہے کہ مرزا طاہر احمد قادیانی نے تین سال کا ٹارگٹ بنایا ہے جس کے مطابق اس منصوبے کو ۲۰۰۳ تک پورا کر لیا جائے گا۔

اس منصوبے کی عمل آوری پر نظر رکھنے کیلئے عید قربان تک ایک خصوصی ٹیم پاکستان آئے گی۔ دوسری طرف قادیانی جدید مواصلاتی نظام اور ٹی وی چینل سے گمراہ کن نظریات و افکار مسلمانوں میں داخل کر رہے ہیں۔'' خبریں'' نے لکھا ہے کہ کچھ ذرائع کے مطابق ریٹائرڈ بیوروکریٹس کی سرپرستی میں قادیانی اپنی سرگرمیوں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق دوسری طرف نوجوان لڑکیوں کو قادیانیت کی تبلیغ کیلئے بڑے شہروں میں پھیلا دیا گیا ہے جو نوجوانوں کو اپنے دام میں پھانس کر آہستہ آہستہ قادیانیت کی طرف مائل کر رہی ہیں۔ لڑکیوں کو باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس طرح مجبور اور بے سہارا لوگوں کو خریدا جاتا ہے۔

(روزنامہ ہندوستان ممبئی ۱۰ فروری ۲۰۰۱ء)

ہیومنٹی فرسٹ نامی تنظیم کے جھنڈے تلے
زلزلہ زدہ گجرات میں قادیانی مبلغ سرگرم
دور دراز کے مسلم علاقوں میں ریلیف کی تقسیم
ڈاکٹر اور ایمبولینس گاؤں گاؤں پہونچ رہے ہیں

ممبئی: (شکیل رشید کے ذریعے) گجرات کے زلزلہ زدہ علاقوں میں قادیانی بھی سرگرم ہو گئے ہیں۔ ہیومنٹی فرسٹ نامی ایک تنظیم کے بینر تلے قادیانیوں کا ایک پورا قافلہ گجرات کی ان مسلم بستیوں میں ریلیف کے کام میں سرگرم ہے جہاں اب تک کوئی بھی مسلم تنظیم نہیں پہونچی ہے۔ اطلاعات کے مطابق تقریباً ۶۰ قادیانی مبلغ بھج کے کھاوڑا نامی علاقے میں پہونچ گئے ہیں اور انہوں نے اب تک ۲۰ سے ۲۵ مسلم اکثریتی گاؤں میں ریلیف کی تقسیم کی ہے۔

قادیانی ریلیف کیمپ میں تین ڈاکٹر ہیں، ایک ایمبولینس، ایک ٹرک اور تین چھوٹی گاڑیاں ہیں۔ اس ریلیف کیمپ میں ممبئی راجستھان اور قادیان علاقے کے قادیانی مبلغ شامل ہیں۔ قادیانی مبلغ برہان احمد ظفر نے اس نمائندے کو ٹیلی فون پر بتایا کہ ''ہم کھاوڑا کے مسلم اکثریتی علاقوں میں ریلیف تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ علاقہ بھج سے ۸۰ کلومیٹر کی دوری پر ہے، یہاں پر مسلمانوں کو ابتک کوئی ریلیف تقسیم نہیں کی گئی ہے۔ جبکہ علاقے کے ۹۰ فیصد مکانات منہدم ہو چکے ہیں اور لوگوں کا صد فی صد نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے میڈیکل کیمپ لگا رکھا ہے اور بغیر کسی بھید بھاؤ کے مسلمان ہندو دلت سب کو ریلیف تقسیم کر رہے ہیں۔ ہماری ایمبولینس گاؤں گاؤں جاتی ہے اور ہم روزانہ ایک ٹرک سامان لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور ہم نے ایک لنگر خانہ بھی کھول دیا ہے جس میں سب کو آ کر کھانے کی اجازت ہے۔

برہان احمد ظفر نے بتایا کہ ہم نے امرتسر سے ایک لاری کمبل منگوایا ہے شہروں میں تو ریلیف کا بہت سارا سامان پڑا ہے لیکن دیہاتوں میں لوگ کھانے پینے کی اشیاء اور کمبل و چادر ٹینٹ وغیرہ تک سے محروم ہیں۔

ضلع سریندر نگر میں زلزلہ سے 6 لاکھ افراد بے گھر

سریندر نگر 22 فروری (یو۔این۔آئی) کچھ اور احمد آباد میں زلزلے کی تباہ کاری کی طرف ابتدائی توجہ کے بعد اب نگاہیں ضلع سریندر نگر کی طرف پھری ہیں جہاں اسی ہلاکت خیز زلزلے میں ۶ لاکھ ۲۰ ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ ذرائع نے کہا کہ ان سرحدی مواضعات میں ایک لاکھ ۲۰ ہزار مکانات پوری طرح زمین بوس ہو گئے ہیں۔

تحریک چندہ برائے تعمیر مسجد مارڈن U. K.

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 16/2/01 میں تمام دنیا کے احمدی احباب سے تعمیر مسجد مارڈن لندن میں اپنی استطاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے دل کھول کر چندہ دینے کی تحریک فرمائی ہے۔ بھارت کے احباب و مستورات کو حضور پرنور کی اس بابرکت دعاؤں سے بھری تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی جاتی ہے۔ اور ایسے احباب جو اپنی مالی استطاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے دو سال کے اندر اندر باقساط ادائیگی کرنا چاہتے ہوں وہ بھی اپنی استطاعت اور مالی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے وعدے مقامی سیکرٹری مال کو لکھوائیں۔ جزاکم اللہ

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

قادیان

(میری بستی میرا شہر)

رفیقو! چلو قادیاں دیکھ آئیں — وہ بستی وہ دارالاماں دیکھ آئیں
جہاں سے چلے مدتیں ہو گئی ہیں — وہ دھرتی وہ گلیاں مکاں دیکھ آئین
دعاؤں سے لبریز ہیں جو فضائیں — دعاؤں بھرا وہ جہاں دیکھ آئیں
ہے بہتا جہاں آب عرفان و حکمت — وہ چشمہ وہ آب رواں دیکھ آئیں
مسیحائے دوراں کے پائے مقدس! — جہاں پڑ چکے وہ نشاں دیکھ آئیں
مقامات اقدس، وہ مسجد مبارک — وہ اقصیٰ وہ مینار دہاں دیکھ آئیں
وہ درویش بندے سراپا محبت — مکیں ہیں جہاں وہ جہاں دیکھ آویں
گلستان احمدؑ کی سرسبز شاخو — وہ بچھڑا ہوا گلستاں دیکھ آئیں

بہت دیکھ لی ہے یہ دنیا کی رونق
چلو! چل کے جنت نشاں دیکھ آئیں

(منصور احمد بی.ٹی.، ویمبلنڈن، لنڈن)

درخواست دُعا

● محترم سی. پی علی کٹی صاحب آف پینگاڑی کیرلہ کے نواسے عزیز حاذق الرحمٰن صاحب ٹاٹا کمپنی کے توسط سے اعلیٰ تعلیم کی غرض سے مورخہ 28/1/2001 کو لنڈن روانہ ہوئے ہیں۔ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی یورپ کے ماحول کے بداثرات سے محفوظ رہنے، نیز دینی دنیاوی ترقیات کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ محترم سی. پی علی کٹی صاحب اور اُن کی اہلیہ کو ماہ نومبر 2000ء میں مقامات مقدسہ کی زیارت کے ساتھ عمرہ کی توفیق عطا ہوئی اسکی قبولیت۔ ہر دو کی صحت وسلامتی انجام بخیر کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت-/100)

(نائب ناظر اصلاح وارشاد)

● مکرم شریف احمد صاحب سابق صدر جماعت و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چارکوٹ جن کا 31.1.2001 کو پراسٹیٹ گلینڈز کا گورنمنٹ میڈیکل کالج جموں میں آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کی کامیابی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں اعانت بدر-/50 روپے۔

(رفیق احمد طارق مبلغ سلسلہ جموں)

● میرے چھوٹے بیٹے عزیز افتخار الدین کا میٹرک کا امتحان ہونے والا ہے نمایاں کامیابی کے لئے۔ بیٹی کی شادی ہونے والی ہے تمام امور کی بخیر وخوبی انجام دہی اور رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے خاکسار شوگر کا مریض ہے شفایابی کے لئے نیز مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست۔ (شمس الدین خان۔ ہلدی پدا اڑیسہ)

● مکرم عبدالرحیم صاحب ابن بی عبداللہ صاحب آف کنور کیرالہ اعلان کرواتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ عرصہ تین سال سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کا کوچین میں آپریشن ہوا ہے۔ کامل صحت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (منیر احمد مالاباری قادیان)

دُعائے مغفرت

افسوس کہ مکرم ومحترم جاب سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید ۵۴ سال کی عمر میں مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۱ء قبل از نماز عصر اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف بہت مخلص خادم دین اور صوم وصلوۃ کے پابند تھے۔ سالہا سال تک مختلف جماعتوں میں رہ کر نہایت پابندی اور احساس ذمہ داری کے ساتھ لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن ناظرہ۔ باترجمہ اور دینیات وغیرہ پڑھاتے رہے کرولائی۔ کوڑالی۔ کلوکولم۔ پلی پورم۔ الانلور، موریاکنی، منارگھاٹ۔ موداٹوپوزہ۔ مٹانور وغیرہ جماعتوں کے سینکڑوں بچے اور بچیوں نے ان سے تعلیم حاصل کی پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں ایک لڑکے اور دو لڑکیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

● افسوس میرے والد مکرم صدیق احمد صاحب امینی ابن محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی درویش مرحوم بعمر ۶۱ سال وفات پاگئے موصوف کی طبیعت بعارضہ قلب علیل تھی ان کے بیٹے بمبئی سے انہیں قادیان لائے یہاں بھی علاج چلتا رہا ۲۰۰۱-۱-۳ کو طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند خاموش طبع نیک انسان تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں ایک بیٹا غیر شادی شدہ ہے۔ اسی روز بعد نماز ظہر احمدیہ گراؤنڈ میں نماز جنازہ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (عائشہ قدسیہ اہلیہ مسعود احمد راشد قادیان)

● -میرے والد مکرم امجد علی صاحب مورخہ 5/1/2001 بروز جمعہ بعمر نوے سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب میرے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہوئے اور مقدس بستی قادیان کی بھی زیارت کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند بہت ہی نیک انسان تھے والد صاحب کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالجبار مُلا معلم وقف جدید بیرون)

● -خاکسار کی والدہ محترمہ ظہرۃ النساء صاحبہ آف کٹک (اُڑیسہ) 3/1/2001 کو وفات پاگئیں مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ نیک سیرت اور اچھے اخلاق کی مالک تھیں ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد موتی آف کٹک)

NEVER BEFORE
GUARANTEED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT.
A TREAT FOR YOUR FEET
SONIKYA
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان-248-5222, 248-1652
رہائش-243-0794، 27-0471

ارشاد نبوی ﷺ

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5. Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185 236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236 4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ (2)

پھر اس کی سیاسی حریف بے نظیر بھٹو کے والد اور پیپلز پارٹی کو بدنام کرنے کیلئے جسٹس حمود الرحمٰن کی اس رپورٹ کے دو حصوں کی اشاعت کی اجازت دے دی جو پیپلز پارٹی کی حکومت کا گلا گھونٹنے کیلئے کافی ہے۔

گویا اس طرح اس نے اپنے زعم میں اپنے دونوں بڑے حریفوں سے چھٹکارا حاصل کرلیا ہے اب رہا کرسی حکومت کو ہمیشہ کیلئے محفوظ کرنے کا طریقہ تو اس کیلئے سیاسی مولویوں کو اپنے ہاتھ میں لیکر احمدیوں کی مخالفت کا وہی پرانا مذموم طریقہ استعمال کرنا شروع کردیا ہے۔

چنانچہ اب آئے دن پاکستان کے اخباروں میں پھر اس فرضی خدشے کا اظہار کیا جارہا ہے کہ قادیانی پاکستان اور ہندوستان کے کچھ حصہ کو ملا کر ایک قادیانی سٹیٹ کا قیام کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہ اس کیلئے مرزا طاہر احمد نے قادیانی حکومت کے منصوبے کا اعلان بھی کردیا ہے۔ اس کیلئے گزشتہ دنوں دو جھوٹی خبریں یکے بعد دیگر پاکستان کے اخبارات میں گھڑی گئیں کہیں تو قادیانی سٹیٹ کا نام ''الجنت'' بتایا گیا ہے اور کہیں ''احمد ستان''، جنہیں وہاں سے ہندوستان کے بعض اخبارات نے محض ذہنی عیاشی اور تفریحی مسالہ کے طور پر من وعن امپورٹ کیا چنانچہ ذیل میں ہم وہ خبریں نقل کرتے ہیں۔

جن سے انصاف پسند قارئین کو خود ہی خبروں کے جھوٹے لبادوں اور مولویوں کی گندی سوچوں کا علم ہو جائے گا چنانچہ پاکستانی اخبار نوائے وقت کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ۔

''قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے ایک آزاد قادیانی ریاست ''احمد ستان' کے قیام کے منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ پاکستانی روزنامہ ''نوائے وقت'' میں چھپی ایک خبر کے مطابق یہ نام نہاد نئی ریاست شکر گڑھ سیالکوٹ ہندوستان کے شہر قادیان اور کشمیر کے ملحقہ علاقوں پر مشتمل ہوگی اس کے لئے مرزا طاہر احمد نے ایک نو رکنی کمیٹی بھی تشکیل دی ہے جس کے سربراہ وہ خود ہوں گے۔

اس کمیٹی کو تین سال کا وقت دیا گیا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر لندن میں قائم کردیا گیا ہے ایک آزاد قادیانی ریاست ''احمد ستان' کے قیام کے اعلان پر پاکستان کی مذہبی تنظیموں میں اشتعال پھیل گیا ہے اور ختم نبوت کیلئے کام کرنے والی تنظیموں نے کئی علاقوں میں ''رد قادیانیت'' کے لئے باقاعدہ ہوم ورک شروع کردیا ہے'' نوائے وقت'' نے لکھا ہے کہ باخبر ذرائع کے مطابق انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر تنظیموں نے قانون کے اندر رہتے ہوئے مذکورہ علاقوں میں اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کے پروگرام ترتیب دئے ہیں اور وہاں اپنے مبلغین کو بھیجنے کیلئے بھی خصوصی تربیت دی ہے۔

ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ سرکردہ مذہبی رہنماؤں نے بھی خود ان علاقوں کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقات کا پروگرام بھی بنایا ہے یہ لیڈر عنقریب حکومت پاکستان کو قادیانی سرگرمیوں اور مرزا طاہر کے لندن پلان سے آگاہ کریں گے۔ دریں اثنا کئی پاکستانی اخبارات نے ''احمد ستان'' کی تشکیل کے مرزا طاہر کے منصوبے کا رشتہ برطانیہ سے جوڑا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ لندن میں مرزا طاہر کا قیام اور وہاں سے پاکستان توڑنے کی سازش کا آغاز کرنے کا واضح مطلب یہ ہے کہ قادیانیت اپنے موجد کی گود میں بیٹھ کر اس کے آشیرواد کے ساتھ اس مذموم پروگرام کا آغاز کرچکی ہے۔

اس طرح ایک اور پاکستانی اخبار ''خبریں'' نے لکھا کہ:۔

نئی دہلی۔ پاکستان میں "الجنت" کے نام سے قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ ہے۔ روزنامہ ''خبریں'' نے یہ انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مجوزہ ریاست میں شکر گڑھ سیالکوٹ اور کشمیر سمیت بھارتی شہر قادیان کے علاقے شامل ہوں گے۔ رپورٹ کے مطابق سندھ میں بااثر شخصیات کی زیر نگرانی اجتماعات اور تبلیغی درس۔ سپر ہائی وے کو آپریٹو ہاؤسنگ اسکیم کرکے بہت بڑی عبادت گاہ تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے علاوہ عیسائیوں کے طرز پر ریڈیو الاحمدیہ بھی شروع کیا جائے گا۔ بڑے شہروں میں لڑکیاں بھی قادیانیت کی تبلیغ میں معروف ہوگئی ہیں۔ خبریں کی رپورٹ کے مطابق انکشاف ہوا ہے کہ مرزا طاہر احمد قادیانی نے تین سال کا ٹارگٹ بنایا ہے جس کے مطابق اس منصوبے کو ۲۰۰۳ تک پورا کرلیا جائے گا۔

اس منصوبے کی عمل آوری پر نظر رکھنے کیلئے عید قربان تک ایک خصوصی ٹیم پاکستان آئے گی۔ دوسری طرف قادیانی جدید مواصلاتی نظام اور ٹی وی چینل سے گمراہ کن نظریات وافکار مسلمانوں میں داخل کررہے ہیں۔'' خبریں'' نے لکھا ہے کہ کچھ ذرائع کے مطابق ریٹائرڈ بیوروکریٹس کی سرپرستی میں قادیانی اپنی سرگرمیوں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق دوسری طرف نوجوان لڑکیوں کو قادیانیت کی تبلیغ کیلئے بڑے شہروں میں پھیلا دیا گیا ہے جو نوجوانوں کو اپنے دام میں پھانس کر آہستہ آہستہ قادیانیت کی طرف مائل کررہی ہیں۔ لڑکیوں کو باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس طرح مجبور اور بے سہارا لوگوں کو خریدا جاتا ہے۔

اس دفعہ کی جھوٹی خبروں میں یہ خاص بات ہے کہ اب کی ہندوستان کے کچھ حصہ کو بھی مفروضہ قادیانی اسٹیٹ کے نقشہ میں دکھایا گیا ہے تاکہ یہ خبر ہندوستان میں پاکستانی کاز کی خاطر کام کرنے والوں کیلئے ایک آلہ کار بن جائے چنانچہ ان خبروں کے ہندوستان میں امپورٹ ہونے کے بعد اب اس پر بعض گھسے پٹے مولوی کالم نگاروں نے جن کا ذکر کرنا ان کو بلاوجہ کی تشہیر دینا ہے ایک منصوبے کے تحت اپنے مضامین بھی سجانے شروع کردئے ہیں۔ گویا جھوٹ کی امپورٹ کے بعد پھر اس جھوٹ کو سچا ثابت کرنے کیلئے اس کو تشہیر کے لیبلوں سے سجایا جارہا ہے اور پاکستان نواز دیوبندی لابی اس میں بالکل اس طرح جٹ گئی ہے جس

طرح مفت ملنے والے کسی مردہ شکار پر گیدڑ اور لگڑ بھگے اپنا منہ مارتے ہیں گزشتہ دنوں انہوں نے دیندار فرقے کے حوالے سے بھی ایسا ہی گھناؤنا کردار ادا کیا تھا اب دیکھئے اس بار کا مردہ شکار ان کے کتنے دنوں تک کام آتا ہے؟

ہاں! اتنا ضرور ہے کہ ان جھوٹی وفرضی خبروں کی اشاعت وتشہیر کے بعد اب پھر پاکستان میں احمدیوں کے خلاف پہلے سے بڑھ کر قتل وغارت کا بازار گرم ہے احمدیوں کو مساجد میں شہید کیا جارہا ہے چنانچہ ہم گھٹیالیاں اور تخت ہزارہ کے شہداء کا تذکرہ گزشتہ اشاعتوں میں کرچکے ہیں ان شہادتوں کے ساتھ ساتھ پاکستان میں پھر سے ہر جگہ احمدیوں کو ستانے اور دکھ دینے کے واقعات میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے ممکن ہے جنرل مشرف اسے اپنی ظالمانہ کرسی کو مضبوط کرنے کا واحد ذریعہ سمجھتا ہو لیکن اسے اپنے سابقہ پیشرووں ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کا عبرتناک انجام ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے۔!!! (منیر احمد خادم)

کلکتہ سے قادیان تک سپیشل ٹرین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق بیعتوں کے ٹارگٹ پورا کرنے کی دوڑ شروع ہے اور حسب توفیق عالمگیر جماعت احمدیہ کے احباب اپنے اپنے حوصلہ اور ظرف کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنا اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

بیعتوں کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے کار خیر میں جو احباب مشغول ہیں ان کی خوشی کا اندازہ تو وہ خود ہی لگا سکتے ہیں۔ مگر ہر کام کا اپنا ایک اثر ہوتا ہے اس سے ساری جماعت کے احباب کے چہروں سے جو خوشی چھلکتی ہے۔ اس کا نظارہ آپ اس وقت بخوبی کرسکتے ہیں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یو کے کے جلسہ سالانہ میں سال بھر کی رپورٹ سنانے کے بعد ہر جماعت کی کوششوں محنت اور جدو جہد کا ذکر اور اس میں لگے پھلوں کا تذکرہ فرماتے ہیں۔

بیعتوں کے ٹارگٹ کو پورا کرنے والوں کی ظاہری خوشی کی ایک نئی صورت یہ ہیکہ ہندوستان کے بیشتر علاقوں سے نومبائعین کا کارواں ریلوں پر سوار قادیان کی طرف منہ کرکے دوڑا آرہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ ایک وقت تھا جب ''کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر''۔ اور اب یہ حالت ہے کہ لوگ کارواں در کارواں اور جوق در جوق۔ قادیان کی طرف کھچے چلے آرہے ہیں۔

چنانچہ گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی بنگال سے ۱۷ بوگیوں کی اور آسام سے ۱۵ بوگیوں کی پوری اور سالم ٹرین۔ قادیان اسپیشل ایکسپریس ٹرینیں قادیان روانہ ہوئیں۔

ٹرینوں کا یہ قافلہ ۱۲ر نومبر ۲۰۰۰ء بروز اتوار قادیان کیلئے کلکتہ سے روانہ ہوا۔ راستہ بھر دُعاؤں، درسوں، نمازوں (باجماعت) جو مائک کے توسط سے پوری ٹرین میں ایک ساتھ ادا کی جاتی رہیں۔ ساتھ میں نظموں۔ تلاوت۔ لکچر۔ اور تبادلہ خیالات کا انتظام تھا۔

ہر ڈبے میں ایک انچارج اور اس کا ایک ماتحت انچارج تھا۔ ہومیوپیتھی، ایلوپیتھی معالجوں کا بھی انتظام تھا۔ پھر چائے اور بسکٹ کا بھی اسٹاک تھا۔ ان سب سہولتوں کے ساتھ کچھ پریشانیاں بھی تھیں جیسے بعض جگہوں کے کچھ لوگ اپنے نوجوان رشتہ داروں کو جو بیعت کرچکے تھے۔ اسٹیشن سے پکڑ کر اور بعض کو گھسیٹ کر واپس لے گئے۔ کہ وہ قادیان نہ جائیں۔ مگر بعض ایسے جیالے بھی تھے جو پھر کسی نہ کسی طرح بھاگ آئے۔ اور قافلہ میں شریک ہوگئے۔ کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے بیعت تو نہیں کی تھی۔ مگر تحقیق حق کی خاطر جانا چاہتے تھے مگر ان حالات کو دیکھ کر وہ ٹرین میں سوار ہوگئے اور سب سے پہلے بیعت کی۔ پھر آگے بڑھے ہیں۔ الحمد للہ

غرض کہ دنیا میں یہ اپنی نوعیت کا ایسا قافلہ تھا۔ جو ''یدخلون فی دین اللہ افواجاً'' کی عملی تفسیر تھی۔ اور احمدیت کے خلاف بغاوت ومخالفت کرنے والوں کیلئے مہمیز اور تازیانہ کا کام ہو رہا تھا۔

ان سارے کاموں کی نگرانی ٹرین میں مرکزی بوگی میں تشریف فرما جناب ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ آسام بنگال بنفس نفیس کررہے تھے۔ ہمارا یہ قافلہ روانہ ہوا اور پھر بعد جلسہ واپس بھی خیریت سے پہنچا۔

واپسی پر کچھ لوگ پھر اپنے رشتہ دار دشمنوں کے ہتھے چڑھ گئے اور ابھی ستائے اور پریشان کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت بخشے۔ آمین

قارئین بدر اور تمام احباب سے دُعاؤں کی درخواست ہے کہ ہمارا بے حد رحم کرنے والا خدا اپنے وعدوں کو ہماری زندگیوں میں جلد پورا کردے تا ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں احمدیت ترقی پر ترقی کرتے ہوئے دنیا میں اس طرح چھا گئی ہے جیسے سمندر پانی کے قطروں سے بھر جاتا ہے۔ اللّٰھم آمین (روشن علی بانسرہ بنگال)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Voi - 50 Thursday, Ist March 2001 Issue No: 9

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

بقیہ صفحہ: (2)

☆۔ ہندو کو اگر مسلمانوں کے جنازہ سے روکنے کی قدرت ہو تو ضرور روکنا چاہئے۔ (اسلامی حکومتؒ دستور مملکت صفحہ ۵۸۴)۔

☆۔ دیو بندی مسلک سے تعلق رکھنے والے مولانا محمد یوسف لدھیانوی جنہیں ان کے خلاف مسلک رکھنے والے کسی شخص نے سر بازار گولیوں سے بھون ڈالا تھا۔ غیر مسلموں سے نفرت دلاتے ہوئے کتاب ''قادیانی مردہ'' میں لکھتے ہیں۔

''حضرات فقہاء نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت رکھی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے تا کہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر غلطی سے دعا سلام نہ کر دے۔

(قادیانی مردہ۔ مؤلف محمد یوسف لدھیانوی دیو بندی شائع کردہ دار العلوم دیو بند ہند)

اسی طرح مذکورہ دیو بندی عالم محمد یوسف لدھیانوی اپنی کتاب ''قادیانی مسائل'' میں سوال و جواب کے رنگ میں تعلیم دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

''سوال کیا قادیانیوں یا کسی غیر مسلم سے دوستی رکھنا جائز ہے۔

جواب:۔ حرام ہے۔ (قادیانی مسائل صفحہ ۱۷)

اب چلئے دیکھتے ہیں کہ اس تعلق میں مسلمانوں کا ایک دوسرا بڑا گروہ جسے بریلوی گروہ کہتے ہیں غیر مسلموں کے متعلق کیسے خیالات رکھتا ہے۔ بریلوی کے اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی جنہیں بریلوی ''مجدد اعظم'' بھی کہتے ہیں فتاوی رضویہ میں یوں تعلیم دیتے ہیں۔

''ہولی دیوالی ہندوؤں کے شیطانی تہوار ہیں''۔ (فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۵۴)

''مشرکین سے اتحاد در کنار وداد حرام قطعی ہے''۔ (صفحہ ۹۱)

''بلا شبہ مسلمانوں کو حکم ہے کہ مسجد کو مشرکین کی بے حرمتی سے محفوظ کریں اور مشرکین کو مسجد کے کنوئیں سے پانی نہ لینے دیں''۔ (صفحہ ۴۸۵)

''کافر کی تعظیم کفر ہے''۔ (صفحہ ۱۹۱)

''کافر بھائی بہنوں سے بھی دوستی منع ہے''۔ (صفحہ ۱۳)

پس یہ ہے نتیجہ اس خود ساختہ جہاد کا جو جہاد بالسیف کے دائرہ سے نکل کر قتل مرتد کے راستہ سے انسان دشمنی اور دہشت گردی میں تبدیل ہو گیا۔ اور پھر یہ انسانی دشمنی اور دہشت گردی صرف کفار کیلئے ہی نہیں بلکہ ایک مسلمان فرقے نے دوسرے مسلمان فرقے کیلئے بھی جائز قرار دی بلکہ اپنے مخالف فرقہ کو مرتد قرار دے کر غیر مسلموں سے بھی بڑھ کر دشمنی ان سے دکھائی جا رہی ہے کیونکہ فتویٰ یہ ہے کہ مرتد کافر سے بھی بدتر ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صاحب کا درج ذیل فتویٰ لکھتے ہیں

''کفر اصلی سے ارتداد بدتر ہے اور اس میں بھی ترتیب ہے کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت اس سے بدتر بت پرستی اس سے بدتر وہابیت ان سے بدتر اور خبیث تر دیو بندیت''۔

(فتاوی رضویہ جلد ششم صفحہ ۱۵۴)

پھر لکھتے ہیں۔

''وہابیہ و نیچریہ و قادیانیہ و غیر مقلدین دیو بندیہ و چکڑالویہ خذلھم اللہ اجمعین ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار مرتدین ہیں''۔ (صفحہ ۹۵)

اور مرتدین کے ساتھ کئے جانے والے سلوک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''دیو بندیہ وغیرہا ان کے پیچھے اقتداء باطل ہے ان سب کی کتب کا مطالعہ حرام ہے مگر عالم کو بغرض رد۔ ان سے میل جول حرام ہے ان سے سلام کلام حرام انہیں پاس بٹھانا حرام ان کے پاس بیٹھنا حرام بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام مر جائیں تو مسلمانوں کا انہیں غسل کفن دینا حرام ان کا جنازہ حرام ان پر نماز پڑھنا حرام انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام ان کی قبر پر جانا حرام''۔ (صفحہ ۹۰)

دیکھا آپ نے ملاؤں کے اس خود ساختہ جہاد کا بالآخر کیا نتیجہ نکلا اور یہ کس انتہا پر جا کر رکا؟!۔

کفار سے جہاد کرتے کرتے بالآخر جہاد کی تلواریں اور نفرت کی آندھیاں اپنوں کی گردنوں پر غیروں سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ چلنے لگیں اور ایک دوسرے پر جہاد و ارتداد کے فتوے لگانے والوں میں جماعت احمدیہ کو چھوڑ کر باقی تمام فرقوں کے علماء شامل ہیں۔

اس مقام پر ہر ذی ہوش مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا سچے اسلام کی یہی تعلیم ہے جس کے ذریعہ خود مسلمانوں کو بھی نہایت خوفناک حالت میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر جہاد واجب اور اسلام کو غالب کرنے کیلئے واجب ہے اور ہر ایسے انسان سے واجب ہے جو دین اسلام چھوڑ کر ارتداد اختیار کر لے اور پھر اس ۴۲

بقیہ صفحہ: (1)

سکتا پس اپنی نمازوں کو درست کرو ہر ایک قسم کی شکایت۔ گلہ غیبت جھوٹ افترا بدظنی وغیرہ سے اپنے تئیں بچائے رکھو۔ فرمایا غیبت کے مضمون پر بہت سی احادیث اور اقتباسات تھے جو میں نے عملاً کم کر دیئے ہیں۔ کیونکہ اب ایک معاملہ ہے جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں وہ غیبت نہیں ہے کیونکہ سننے والے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت ہی افسوس کے ساتھ مجھے اسکا اظہار کرنا پڑ رہا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگلستان میں زیر تعمیر مسجد اور اس کے ملحقہ کمپلکس کے متعلق بعض انتظامی خامیوں کا تذکرہ فرمانے کے بعد مسجد احمدیہ انگلستان کیلئے از سر نو ۵ ملین پونڈ چندہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے اب دوبارہ ۵ ملین کی تحریک کرنی پڑے گی۔ اب ظاہر بات ہے کہ مقامی جماعت کے بس میں نہیں ہوگا۔ کہ اب یہ ساری رقم خود پوری کر سکے۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کی عادت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی عطا فرماتا ہے اور جتنا خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کیلئے وہ اور راہیں وسیع کر دیتا ہے یہ ان کا تجربہ ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے عادی ہیں اور جانتے ہیں خدا تعالیٰ کا ان سے کیسا سلوک ہوا کرتا ہے۔ لیکن کچھ بزدل بھی ہیں خدا تعالیٰ نے انہیں بہت کچھ دیا ہے اور میرے علم میں ہیں مگر ان کو خدا کے دیئے ہوئے مال میں سے خدا کی خاطر خرچ کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی تو وہ سب جو میری یہ بات سن رہے ہیں میں اپیل کرتا ہوں کہ اپنے حالات پر نظر ثانی کریں کیونکہ اللہ سے تو چھپا نہیں سکتے جو اللہ نے آپ کو خود عطا فرمایا ہے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے سے ڈرتے ہیں تو آپ کا مال بھی تباہ ہوگا اولادیں بھی برباد ہونگی اور کبھی بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا یہ اعلان عام ہے میرا چیلنج کے طور پر کر کے دیکھ لے جسنے کرنا ہے اس کے سارے اموال بے برکت ہو جاتے ہیں اولادیں ہاتھ سے نکل جاتی ہیں اور حسرت سے پھر مرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو میری اس بات کو سن رہے ہوں وہ اپنے حالات پر نظر ثانی کریں۔ فرمایا اس تحریک کو میں ساری دنیا پر وسیع کرتا ہوں۔ اس شرط پر کہ لازمی چندہ جات پر کوئی اثر نہ پڑے اور جس حد تک ممکن ہو وہ رقم اس تحریک میں پیش کر دیں فرمایا جیسا کہ میری ہمیشہ سے عادت ہے ہر تحریک میں میں اپنے اور بچوں کی طرف سے دسواں حصہ خود ادا کیا کرتا ہوں آج بھی وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ۵۰ لاکھ کے چندے میں سے دسواں حصہ میں اپنی اور بچوں کی طرف سے ادا کروں گا۔ اگر اگلے دو سال کے اندر آپ سب لوگ یہ رقمیں ادا کر دیں تو انشاء اللہ ہماری بہت سی مشکلات آسان ہو جائیں گی۔ اب از سر نو یہ کام بہر حال کرنا ہوگا۔ فرمایا اس غرض کیلئے ایک نئی کمیٹی میں نے بنا دی ہے جن میں مختلف ماہرین کو بھی شامل کیا ہے ارشد باقی صاحب اس کے انچارج ہیں اور ان سب سے گفتگو کے بعد مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس کمیٹی کی رہنمائی میں جس طرح کام سلیقے سے ہونا چاہئے اسی طرح ہوگا۔ اور مسجد کی تعمیر میں بہت محنت کے ساتھ سب انجینئر مل کر کام کریں میں امید کرتا ہوں انشاء اللہ ایک دو سال میں ہماری مسجد U.K. کی سب سے بڑی مسجد بنے گی۔ U.K. میں ہماری مسجد کے علاوہ کسی اور مسجد میں نمازیوں کی اتنی گنجائش نہیں ہو سکتی جتنی ہماری مسجد میں مہیا کی گئی ہے۔ تو اس تحریک کے ساتھ میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

---

۴۲ ارتداد کے ٹارگٹ میں غیروں سے بڑھ کر خود مسلمان بھاری اکثریت میں شامل ہیں جس کی وجہ سے ہر سُنّی کا فرض ہے کہ وہ غلبہ ملنے پر شیعوں کو کاٹ کر رکھ دے۔ اور ہر شیعہ کیلئے عین ضروری ہے کہ وہ طاقت ملنے پر سُنّیوں کو تہ تیغ کر دے اور پھر سُنّیوں میں سے بریلویوں کے لئے لازم ہے کہ وہ مرتد دیوبندیوں وہابیوں اور اہل حدیث کو از روئے فقہ صرف تین دن تک توبہ کرنے کی مہلت دے کر چوتھے روز موت کے گھاٹ اتار دے تو پھر خود ہی انصاف سے سوچئے کہ ان فتووں کے مطابق اسلامی جہاد کی اس تلوار سے زیادہ خون کس کا بہے گا غیر مسلموں کا؟ یا خود مسلمان کہلانے والوں کا؟؟ کیا یہی وہ اسلام ہے جو سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ انسانوں میں باہمی شانتی و پیار اور خدا کی گود میں بٹھانے والے اسلام کی شکل میں لے کر آئے تھے؟؟؟ نہیں ہرگز نہیں!!

اس مقام پر پہنچ کر ہر عقلمند آدمی جو آج کے ملاؤں کی اسلامی تصویر سے بےچین ہے اس امر کیلئے بیتاب ہوتا ہے کہ اسلام کا پھر وہ کون سا حسین چہرہ ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ نے قرآن مجید کی روشنی میں اپنی سنتِ مبارکہ کے ذریعہ پیش فرمایا تھا۔ (باقی)

منیر احمد خادم

بنارس میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

اللہ کے فضل سے احباب و خواتین جماعت احمدیہ بنارس نے ماہ رمضان سے بھرپور استفادہ کیا۔ خاکسار، مکرم قمر الحق خان صاحب اور شیخ مجاہد احمد صاحب نماز تراویح پڑھاتے رہے خاکسار ہر روز صبح بعد نماز فجر درس دیتا عبادت و ریاضت کے پرکیف ماحول میں ماہ رمضان گذارنے کی توفیق ملی۔

(سید قیام الدین برق مبلغ بنارس)